حج و عمرہ

کا آسان طریقہ

علامہ مفتی محمد راحت خان قادری حفظہ اللہ

بانی و ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف

المکتب النور

بریلی شریف

ALMAKTABUN NOOR
SHIKARPUR CAUDHRI
IZZATNAGR, BAREILLY

DARUL-ULOOM
FAIZAIN-E-TAJUSHSHARIYA
Air Force Gate, Shikarpur Chaudhri, Izzat Nagar, Bareilly Shareef (U.P.)- 243122 (M) 9457919474

دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ
شکارپور چودھری عزت نگر بریلی شریف

Regd. No. 44594
www.faizanetajushshariya.com
E-mail: faizanetajushshariya@gmail.com

مکرمی .... سلام مسنون

آپ کو یہ جان کر بے حد خوشی ہوگی کہ شہر بریلی شریف میں کوئی
ایسا ادارہ نہیں تھا کہ جہاں اکیڈمک طرز پر بچوں کی تعلیم و تربیت کا
انتظام ہو اور اسکول و کالج وغیرہ کے طلبہ کو بھی دینی تعلیم سے آراستہ کیا جائے۔
اسی ضرورت دینی کو محسوس کرتے ہوئے ایک عظیم ادارہ

دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ

کے نام سے قائم کیا، جس کا تعمیری کام جاری
ہے، اب تک اس کے پانچ کمروں کی دیواریں وغیرہ مکمل ہو چکی ہیں
لنٹر پڑنا باقی ہے، جس کی لمبائی و چوڑائی 2625 اسکوائر فٹ ہے۔
کمروں اور برآمدہ کے لنٹر اور لائٹ فٹنگ وغیرہ کا خرچ تقریباً ساڑھے
چھ لاکھ (650000) روپئے ہے۔ لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ
دین و سنیت کی خدمت کے لیے اس ادارہ کا ضرور تعاون فرمائیں
تاکہ نئی نسل کو دینی و اسلامی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کیا جا سکے۔ اگر آپ
چاہیں تو اپنی استطاعت کے مطابق میٹریئل مثلاً ریتا، بجری،
سریا، سیمنٹ وغیرہ کو خود خرید کر بھیج سکتے ہیں۔

Cheque and Draft in favour ALMAKTABUNNUR WELFARE SOCIETY

Bank Name :Bank of Baroda A/c No. 23550200007075 IFSC Code:BARBODAURAG

محمد راحت خان قادری بانی و ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج وعمرہ کا آسان طریقہ

مفتی محمد راحت خان قادری
بانی وناظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف

المکتب النور
شکارپور چودھری، ایئرفورس گیٹ، عزت نگر، بریلی شریف

نام کتاب: حج وعمرہ کا آسان طریقہ

مرتب: مفتی محمد راحت حسان قادری
دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ، بریلی شریف، انڈیا

پروف ریڈنگ: مفتی محمد شاہد رضا شمسی صاحب
ناظم تعلیمات دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ، بریلی شریف

صفحات: 98

سال اشاعت: ۹۹ رواں عرس رضوی، صفر المظفر ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰۱۷ء

ناشر: المکتب النور، بریلی شریف یوپی

PUBLISHER:

ALMAKTABUN-NOOR

Shikarpur Chudhari Near Izzatnagar
Bareilly Shareef (U.P.) India Pin:243122
Mob:+919457919474, +919058145698
E-mail: faizanetajushshariya@gmail.com
Website: www.faizanetajushshariya.com

فہرست

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

از:۔اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں	تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
جو ترے در سے یار پھرتے ہیں	در بدر یونہی خوار پھرتے ہیں
آہ کل عیش تو کیے ہم نے	آج وہ بے قرار پھرتے ہیں
ہر چراغِ مزار پر قدسی	کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں
اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں	مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
جان ہیں، جان کیا نظر آئے	کیوں عدو گردِ غار پھرتے ہیں
پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں	دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں
لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر	لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں
ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں	پانچ جاتے ہیں، چار پھرتے ہیں
بائیں رستے نہ جا مسافر سُن	مال ہے راہ مار پھرتے ہیں
جاگ سنسان بن ہے، رات آئی	گرگ بہرِ شکار پھرتے ہیں
نفس یہ کوئی چال ہے ظالم	کیسے خاصے بجار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ	تجھ سے کتّے ہزار پھرتے ہیں

دعائیہ کلمات

نبیرۂ میر عبدالواحد بلگرامی حضرت سید محمد حسین میاں صاحب
صاحب سجادہ خانقاہ عالیہ قادریہ واحدیہ چشتیہ، بلگرام شریف

حج وعمرہ کرنے والے تمام افراد پر یہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کہ مقامات مقدسہ پر تمام ارکان ومعمولات کو نہایت ہی ادب واحترام اور مکمل حزم واحتیاط کے ساتھ ادا کریں کیوں کہ حرم مقدس میں نیکیوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے ایسے ہی گناہوں اور کوتاہیوں سے بہت ڈریں کیوں کہ اس ارضِ مقدس میں کیے گیے گناہ کا وبال بھی زیادہ ہوجاتا ہے، امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

مدینہ منورہ جہاں پر جانِ ایمان وکانِ ایمان حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں کوشش یہ کی جائے کہ خود کو سراپا ادب بنالے وہاں بھکاریوں، منگتوں اور مجرموں کی صورت بنا رکھیں۔ ؎

سنبھل کر پاؤں رکھنا حاجیو! شہر مدینہ میں
کہیں ایسا نہ ہو سارا سفر بیکار ہوجائے

عزیز گرامی قدر مفتی محمد راحت خاں قادری رضوی زید مجدہ نے عمرہ سے واپسی کے بعد "حج وعمرہ کا آسان طریقہ" کے نام سے یہ رسالہ ترتیب دیا ہے اس میں حج وعمرہ کے طریقہ کو آسان لفظوں میں بیان کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے مقدس مقامات ومساجد وغیرہ کا بھی تعارف کرایا گیا ہے۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمائے اور موصوف مرتب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

سبب اشاعت

نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم

بفضلہٖ تعالیٰ اپنی دینی خدمات کی وجہ سے خلیفۂ حضور تاج الشریعہ مجاہدِ دوراں حضرت علامہ مفتی محمد راحت خاں قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں جناب موصوف صاحب موجودہ دور کے مصنفین میں اپنی منفرد خصوصیات کی وجہ سے الگ امتیازی شان کے مالک ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلۂ جمیلہ اور بزرگوں کے روحانی فیضان سے مکمل جوش وجذبہ کے ساتھ خدمت اسلام میں مصروف ہیں، اہل سنت وجماعت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کی صحیح ترجمانی فرمارہے ہیں اور اعلائے کلمۃ اللہ اور تبلیغ دین کے لیے ان کی مسلسل اور پیہم جد وجہد اور بے پناہ مقبولیت کی وجہ سے آج خواص میں ان کو بلند مقام حاصل ہے۔

موصوف کی تحریر کردہ ایک درجن سے زائد کتب ورسائل شائع ہوکر عوام وخواص میں مقبول ہوچکے ہیں ہمارے علاقہ میں حج وعمرہ کے لیے جانے والوں کے پاس اپنوں کے بجائے غیروں کا لٹریچر ہوتا ہے اس وجہ سے ہم نے موصوف سے عرض کیا کہ ایک رسالہ حج و عمرہ کے بارے میں ترتیب دیں جس میں مقامات مقدسہ کا بھی اجمالا تعارف ہوتا کہ اس کو

عام کر کے غیروں کے زہریلے مواد سے بھولے بھالے سنیوں کوا کے مضر اثرات سے بچایا جا سکے موصوف نے ہماری بات کو رکھا اور نہایت ہی کم وقت میں یہ رسالہ ترتیب دیا جو ہمارے اور آپ کے ہاتھوں میں ہے، ہم موصوف کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور موصوف کے لیے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہان میں اس کی بہتر جزا عطا فرمائے اور اس کتاب کو ہم سب کے لیے آخرت کا بہترین سامان بنائے۔آمین یارب العالمین

(قاری) شبیر احمد نوری

و (مولانا) مظفر حسین رضوی

بٹھنڈی نالہ، جموں

ضروری گزارش

اس کتاب کو بہار شریعت، انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ، اَلنَّیِّرَۃُ الْوَضِیَّۃ شرح الْجَوْھَرَۃِ الْمَضِیَّۃ مع حاشیۃ اَلطُّرَّۃُ الرَّضِیَّۃ عَلَی النَّیِّرَۃِ الْوَضِیَّۃ (مشمولہ فتاوی رضویہ) وغیرہ سے اخذ کیا گیا ہے مقامات مقدسہ کی تفصیلات جنتی زیور اور انجمن ضیائے طیبہ کی ویب سائٹ وغیرہ سے حاصل کی ہیں میں انہیں کی لکھی ہوئی باتوں کو عام کرنے والا ہوں جن حضرات کی تحریرات سے اس رسالے کو اخذ کر کے تریب دیا گیا ہے اللہ رب العزت ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اگر اس کتاب میں کوئی کمی یا خامی پائیں تو اس کی نسبت میری جانب کر کے مجھے مطلع فرمائیں (تاکہ شکریہ کے ساتھ اس کی اصلاح کی جا سکے) اور اگر کوئی خوبی پائیں تو اس کو مذکورہ شخصیات کی جانب منسوب کریں۔ (محمد راحت خاں قادری غفرلہ القوی)

کلمات تحسین

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالرحیم نشتر فاروقی صاحب

ایڈیٹر ماہنامہ سنی دنیا، مفتی مرکزی دارالافتا، بریلی شریف

حج وعمرہ کسی بھی مردمؤمن کے لئے ایک ترنگ آفریں دیرینہ خواب ہے جسے شرمندۂ تعبیر کرنے کی خاطر وہ ہزار جتن کرتا ہے، پوری زندگی میں صرف وہی ایک انمول لمحہ ہوتا ہے جسے بجاطور پر "حاصل زندگی" کہاجا سکتا ہے، اس کے ذریعہ اللہ کے "پہلے گھر" کا طواف، زیارت اوراسے بوسہ دینے کا قیمتی موقع میسرآتا ہے اورسب سے بڑھ کروہ وجہ وجودکائنات، فخرموجودات، حسین ازحسینان افلاک، صاحب لولاک حضوراکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نوربار سے اپنے خوابیدہ مقدرکو جگاتا ہے۔

چونکہ یہ موقع ایک عاشق زار کے لئے نہایت ہی صبرآزما ہوتا ہے، دل بار بار در محبوب پہ جبیں سائی کو مچلتا ہے، لیکن وہ اس بے تاب دل کو بڑی مشکل سے یہ سمجھا پاتا ہے کہ ؎

اے شوق دل یہ سجدہ گران کو روا نہیں
اچھا وہ سجدہ کیجئے کہ سرکو خبر نہ ہو

پر یہ کہنا جتنا آسان ہے، اسے نبھا پانا اتنا ہی مشکل! کیوں کہ اللہ کی وحدانیت اوررسول اللہ کی رسالت کے تقاضے سے بخوبی عہدہ برآ ہوجانا ہرکس وناکس کے بس کی بات نہیں، دونوں کے حقوق کے حدود مقرر ہیں، ان میں ادنیٰ سی کمی وبیشی اورافراط وتفریط بھی ایمان کو خطرے میں ڈال سکتی ہے، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ سنہرا موقع اللہ رب العزت

کہ اسی محبوب کے صدقہ وطفیل نصیب ہوا ہے۔ ؎

ان کے طفیل حج بھی خدا نے کرادیئے
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

اس لئے اسلام کے اس اہم رکن کی ادائیگی کے لئے آغاز سفر سے لے کر اختتام تک نہایت ہی محتاط، مؤدب اور منکسر رہنا ازبس لازم وضروری ہے، اسلام نے اس سلسلے میں بھی واضح طور پر ہماری رہنمائی فرمائی ہے، تاکہ ہم کسی معصیت کاارتکاب کئے بغیر اس فریضہ کوانجام دے سکیں، یہ مختصر مگر جامع کتاب انھیں آداب اور طریقوں پر مشتمل ہے، جسے فاضل نوجوان حضرت مفتی راحت خاں قادری شاہجہانپوری ناظم اعلیٰ دارالعلوم تاج الشریعہ فریداپور، بریلی شریف نے ترتیب دی ہے، مفتی راحت صاحب نوعمر اہل قلم میں پختہ قلم کار ہیں، اچھا لکھتے ہیں اور بھرپور لکھتے ہیں، اب تک کئی قابل ذکر کتب ورسائل آپ کے رشحات قلم سے معرض وجود میں آچکے ہیں۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ان کے دیگر کتب ورسائل کی طرح اسے بھی مقبول خاص وعام بنائے، آمین۔

محمد عبدالرحیم نشتر فاروقی

ایڈیٹر ماہنامہ سنی دنیا، مفتی مرکزی دارالافتا، بریلی شریف

عمرہ کا بیان

عمرہ کی تعریف

"اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ"۔(البقرۃ ۱۹۶) [illegible]رہ اللہ کے لئے پورا کرو۔

مقررہ دنوں (یعنی اَیّامِ حج) کے علاوہ مخصوص عبادات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت کرنے کو عمرہ کہتے ہیں یعنی میقات سے احرام باندھنا، دو نفل نماز پڑھنا اور عمرہ کی نیت کے بعد تلبیہ، طواف، سعی اور حلق کرانا عمرہ کہلاتا ہے۔

عمرہ کی فضیلت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو دونوں عمروں کے درمیان سرزد ہوں اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔(بخاری و مسلم)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پے در پے حج و عمرے کیا کرو۔ بے شک یہ دونوں (یعنی حج و عمرہ) غریبی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے اور سونے و چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔(ترمذی، ابن ماجہ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔(بخاری و مسلم) دوسری روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔(مسلم)

سفر کا آغاز

گھر سے روانگی کے وقت دو رکعات نفل ادا کریں اور اللہ تعالیٰ سے سفر کی آسانی کے لئے اور عمرہ کے قبول ہونے کی دعائیں کریں۔ اپنی ضروریات کے سامان کے ساتھ اپنا پاسپورٹ یا اقامہ، ٹکٹ اور اخراجات کے لئے رقم بھی ساتھ لے لیں، مرد حضرات حسب ضرورت احرام کی چادریں بھی لے لیں۔

سواری پر بیٹھنے کی دعا

اس مبارک سفر میں یا اس کے علاوہ جب کبھی بھی سواری پر سوار ہوں تو اس دعا کو ضرور پڑھ لیا کریں ان شاء اللہ سفر کی دشواریوں سے نجات ملے گی:

سُبْحٰنَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِينَ۔ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ۔ پاک ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتے کی نہ تھی اور بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔

عمرہ کے فرائض

عمرہ کے دو فرائض ہیں (۱) حدودِ حرم کے باہر سے احرام باندھنا۔(۲) طواف کرنا یہ چھوٹ جائیں تو عمرہ باطل ہو جاتا ہے۔

عمرہ کے واجبات

(۱) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔(۲) حلق (سر کے بال منڈوانا) ہے یا قصر (سر کے بال کم کرنا یعنی کٹوانا) یہ چھوٹ جائیں تو بکرا بطور دم دینا پڑتا ہے۔

احرام کا طریقہ

احرام باندھنے سے قبل جسم کی ظاہری صفائی کا خاص طور پر اہتمام کرنا چاہیے ناخن کاٹ لیں، زیر ناف اور بغل کے بال صاف کرلیں، مونچھیں اور داڑھی درست کرلیں، جسم کو اچھی طرح غسل کر نہالیں، خوشبو لگالیں، مرد سلے کپڑے اتار دیں، ایک چادر نئی یا دُھلی اوڑھیں اور ایک ایسا ہی تہبند باندھیں، یہ کپڑے سفید بہتر ہیں، سر ننگا رکھیں اور دونوں بازو ڈھانپ لیں۔ خواتین اپنے کپڑوں میں ہی احرام کی نیت کرلیں۔

احرام کی نیت

احرام باندھنے کے بعد دو رکعت نماز احرام کی نیت سے ادا کریں۔ سلام پھیر کر احرام کی نیت کرتے ہوئے اپنی زبان سے کہیں:

"اَللّٰھُمَّ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ فَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ"۔ الٰہی میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں اور میں نے احرام باندھ لیا ہے اسے میری طرف سے قبول فرما۔

عمرہ کی نیت

احرام کی نیت باندھنے کے فوراً بعد مرد سر ننگا کر کے اور عورتیں سر ڈھانپ کر نیت کریں۔ عمرہ کی نیت کے مسنون الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْھَا وَبَارِکْ لِیْ فِیْھَا نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَاَحْرَمْتُ بِھَا لِلّٰہِ تَعَالٰی۔ "اے اللہ میں نے عمرہ کا ارادہ کیا اس (کی ادائیگی) کو میرے لئے آسان فرما اور مجھ سے قبول کرلے اور اس کے ادا کرنے میں میری

مدد فرما۔ اور اِس میں میرے لئے برکت عطا فرما۔ میں نے عمرہ کی نیت کی اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے احرام باندھا۔"

تلبیہ

نیت کرتے ہی مرد ذرا بلند آواز سے جبکہ خواتین آہستہ آواز سے تین بار تلبیہ پڑھیں، تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ۔

"میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔"

تلبیہ کے بعد کی دعا

تلبیہ کے بعد درود شریف پڑھیں اور پھر یہ دعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ۔"

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! میں تیری رضا اور جنت کا سائل ہوں اور تیرے غضب اور جہنم سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔"

اس کے بعد اور جو دعائیں چاہیں مانگیں، اب آپ پر احرام کی پابندیاں شروع ہو گئی ہیں لہٰذا ہمہ وقت ان پابندیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تلبیہ پڑھتے رہیں۔ سفرِ آخرت کو یاد کر کے اپنے گناہوں پر دل سے تائب ہوں۔ اللہ کی محبت وخشیت کو دل میں اتارنے کی کوشش کریں۔

حرم مکہ میں داخل ہونے کی دعا

حرمِ مکہ میں نہایت ادب واحترام سے یہ دعا پڑھتے ہوئے داخل ہوں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَحَرَمُ رَسُوْلِکَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَآئِکَ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ "اے اللہ یہ تیرا اور تیرے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرم ہے پس میرے گوشت، خون اور ہڈیوں کو آگ پر حرام کر دے۔ اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھ۔ جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور مجھے اپنے ولیوں اور اطاعت گزاروں میں شامل کر دے اور مجھ پر نظرِ کرم فرما۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا (اور) بڑا رحم کرنے والا ہے۔"

مسجد حرام (حرم شریف) میں داخل ہونے سے قبل تازہ وضو کریں پھر بڑے ہی والہانہ عشق ومحبت، ذوق وشوق اور عجز وانکساری کے ساتھ لبیک کہتے ہوئے اور دعائیں مانگتے ہوئے پہلے سیدھا پاؤں اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

پھر یہ نیت کریں کہ اے اللہ! میں جتنی دیر اس مسجد میں رہوں اتنی دیر کے لئے اعتکاف کی نیت کرتا ہوں۔

بیت اللہ پر پہلی نظر

مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد جونہی بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو یہ کہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔

اس کے بعد آپ رب کریم کے حضور ہاتھ اٹھا کر خوب دعائیں مانگیں کیونکہ یہ قبولیت کے خاص لمحات ہیں پھر آپ لبیک کہتے ہوئے کعبۃ اللہ کی طرف قدم بڑھائیں اور حجرِ اسود کے بالکل سامنے آ کر طواف کی نیت کریں۔

طواف حج کا ہو یا عمرہ کا یا نفل اس میں یہ باتیں حرام ہیں

(۱) بے وضو طواف کرنا۔ (۲) کوئی عضو جو ستر میں داخل ہے اس کا چہارم (چوتھائی حصہ) کھلا ہونا مثلاً ران یا آزاد عورت کا کان یا کلائی۔ (۳) بے مجبوری سواری پر یا کسی کی گود میں یا کندھوں پر طواف کرنا۔ (۳) بلا عذر بیٹھ کر سرکنا یا گھٹنوں چلنا۔ (۴) کعبہ کو دہنے ہاتھ پر لے کر الٹا طواف کرنا۔ (۵) طواف میں حطیم کے اندر ہو کر گزرنا۔ (۶) سات پھیروں سے کم کرنا۔

یہ باتیں طواف میں مکروہ ہیں:

(۱) فضول بات کرنا۔ (۲) بیچنا۔ (۳) خریدنا۔ (۴) حمد ونعت ومنقبت کے سوا کوئی شعر پڑھنا۔ (۵) ذکر یا دعا یا تلاوت یا کوئی کلام بلند آواز سے کرنا۔ (۶) ناپاک کپڑے میں طواف کرنا۔ (۷) رَمَل، یا (۸) اضطباع، یا (۹) بوسۂ سنگِ اسود جہاں جہاں ان کا حکم ہے ترک کرنا۔ (۱۰) طواف کے پھیروں میں زیادہ فصل دینا یعنی کچھ پھیرے کر لیے پھر دیر تک ٹھہر گئے یا اور کسی کام میں لگ گئے باقی پھیرے بعد کو کیے مگر وضو جاتا رہے تو کر آئے یا جماعت قائم ہوئی اور اُس نے ابھی نماز نہ پڑھی تو شریک ہو جائے بلکہ جنازہ کی نماز میں بھی طواف چھوڑ کر مل سکتا ہے باقی جہاں سے چھوڑا تھا آ کر پورا کر لے۔ یوہیں پیشاب پاخانہ کی ضرورت ہو تو چلا جائے وضو کر کے باقی پورا کرے۔ (۱۱) ایک طواف کے بعد جب تک اس کی رکعتیں نہ پڑھ لے دوسرا طواف شروع

کردینا مگر جب کہ کراہت نماز کا وقت ہو جیسے صبح صادق سے بلندی آفتاب تک یا نماز عصر پڑھنے کے بعد سے غروب آفتاب تک کہ اس میں متعدد طواف بے فصل نماز جائز ہیں۔ وقت کراہت نکل جائے تو ہر طواف کے لیے دو رکعت ادا کرے اور اگر بھول کر ایک طواف کے بعد بغیر نماز پڑھے دوسرا طواف شروع کر دیا تو اگر ابھی ایک پھیرا پورا نہ کیا ہو تو چھوڑ کر نماز پڑھے اور پورا پھیرا کر لیا ہے تو اس طواف کو پورا کر کے نماز پڑھے۔ (۱۲) خطبہ امام کے وقت طواف کرنا۔ (۱۳) جماعت فرض کے وقت کرنا، ہاں اگر خود پہلی جماعت میں پڑھ چکا ہے تو باقی جماعتوں کے وقت طواف کرنے میں حرج نہیں اور نمازیوں کے سامنے گزر بھی سکتا ہے کہ طواف بھی نماز ہی کی مثل ہے۔ (۱۴) طواف میں کچھ کھانا۔ (۱۵) پیشاب پاخانہ یا ریح کے تقاضے میں طواف کرنا۔

طواف کی نیت

طواف سے قبل مرد حضرات (اضطباع کریں یعنی) اپنا سیدھا بازو چادر سے باہر نکال لیں اور حجر اسود یا اس کی سیدھ میں بنی ہوئی فرش کی کالی پٹی کے بائیں طرف کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے ان الفاظ میں نیت کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ۔ "اے اللہ میں تیرے مقدس گھر کا طواف کرنے کی نیت کرتا ہوں۔ پس تو اسے مجھ پر آسان فرما دے اور میری طرف سے سات چکروں کے (طواف) کو قبول فرما۔ جو محض تجھ یکتا عزوجل کی خوشنودی کے لئے (اختیار کرتا ہوں)۔

اِستِلام (حجرِ اسود کو بوسہ دینا یا اشارے سے چومنا)

طواف کی نیت کے بعد کالی پٹی کے اوپر آئیں اور حجر اسود کے مقابل ہو کر کانوں

تک ہاتھ اس طرح اُٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں اور کہیں:

"بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ"۔ اور ہاتھ چھوڑ دیں، ممکن ہو تو حجر اسود کو بوسہ دیں ورنہ ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے انہیں بوسہ دے لیں اور اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَاِتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ پڑھیں۔

حجر اسود کے پاس کی دعا

جب حجر اسود کے قریب پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

" لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ "۔ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور تنہا اسی نے کفار کی جماعتوں کو شکست دی، اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

طواف کی دعا

اب کالی پٹی پر کھڑے کھڑے ہی اپنا رخ اس طرح تبدیل کریں کہ کعبۃ اللہ آپ کے بائیں طرف ہو اور درج ذیل دعا پڑھنے کے بعد مرد رمل کرتا (اکڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے) آگے بڑھے جبکہ عورتیں رمل نہیں کریں گی۔ دُعا یہ ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

نوٹ: اگر طواف کی دعا یاد نہ ہو تو پھر دیگر اذکار مثلاً: سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، استغفار (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ) یا کلمہ شہادت کا ورد جاری رکھیں، اس طرح چلتے چلتے جب آپ دوبارہ کالی پٹی پر پہنچیں گے تو ایک چکر مکمل ہوگا، تین چکر کے بعد رمل بند کر دیں اور باقی چار چکر اپنی عام رفتار سے چلیں۔

طواف اور اضطباع کا اختتام

سات چکر پورے ہونے کے بعد ایک مرتبہ پھر استلام یا استلام کا اشارہ کر کے طواف ختم کر دیں اور اضطباع بھی ختم کر دیں یعنی سیدھا کاندھا بھی ڈھک لیں۔

دو رکعت نماز

مقام ابراہیم پر یا جہاں آسانی سے جگہ مل سکے طواف کے بعد دو رکعت واجب نماز ادا کریں اور پھر دعا کریں۔

مقام ابراہیم کے پاس نماز کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًی مِّنَ الْمَعِیْشَۃِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

اے اللہ! تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے تو میری معذرت کو قبول کر اور تو میری حاجت کو جانتا ہے، میرا سوال مجھ کو عطا کر اور جو کچھ میرے نفس میں ہے تو اسے جانتا ہے تو میرے گناہوں کو

بخش دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اُس ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں سرایت کر جائے اور یقین صادق مانگتا ہوں تا کہ میں جان لوں کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تو نے میرے لیے لکھا ہے اور جو کچھ تو نے میری قسمت میں کیا ہے اُس پر راضی رہوں، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان!

مقام ملتزم

اس کے بعد آپ مقام ملتزم (حجر اسود سے باب کعبہ تک کی 8 فٹ دیوار) پر جا کر (اگر جگہ مل جائے) دعا کریں، یہ دعا کی قبولیت کا خاص مقام ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں پر بڑی عاجزی سے دیوار سے لپٹ کر دعا مانگتے تھے۔

مقام ملتزم کی دعا

جب ملتزم کے سامنے آئے یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَالْحَرَمُ حَرَمُکَ وَالْاَمْنُ اَمْنُکَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ فَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ بِخَیْرٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

رُکنِ عراقی کی دعا

جب رُکنِ عراقی کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ.

میزابِ رحمت کی دعا

جب میزابِ رحمت کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْھُکَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً لَّا اَظْمَأُ بَعْدَھَا اَبَدًا۔

رُکنِ شامی کی دعا

جب رُکنِ شامی کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۔

رُکنِ یمانی کی دعا

جب رُکنِ یمانی کے پاس آؤ تو اسے دونوں ہاتھ یا دہنے سے تبرکاً چھوؤ، نہ صرف بائیں سے اور چاہو تو اُسے بوسہ بھی دو اور نہ ہو سکے تو یہاں لکڑی سے چھونا یا اشارہ کرکے ہاتھ چومنا نہیں اور یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ اور رُکنِ شامی یا عراقی کو چھونا یا بوسہ دینا کچھ نہیں۔

مُستجاب کے پاس کی دعا

جب اس سے بڑھو تو یہ مُستجاب ہے جہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہیں گے وہی

دعائے جامع پڑھو، یا "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"۔ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔

یا اپنے اور سب احباب و مسلمین اور اس حقیر ذلیل کی نیت سے صرف درود شریف پڑھے کہ یہ کافی و وافی ہے۔ دعائیں یاد نہ ہوں تو وہ اختیار کرے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے وعدہ سے تمام دعاؤں سے بہتر و افضل ہے یعنی یہاں اور تمام مواقع میں اپنے لیے دعا کے بدلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایسا کرے گا تو اللہ (عزوجل) تیرے سب کام بنا دے گا اور تیرے گناہ معاف فرما دے گا"۔

آبِ زم زم پینے کی دعا

مقامِ ملتزم سے فارغ ہونے کے بعد زم زم کے پاس آئیں کعبہ شریف کی طرف منہ کرکے کھڑے کھڑے بسم اللہ پڑھ کر تین سانسوں میں جتنا پانی پی سکیں پئیں پھر "الحمد للہ" کہیں اور یہ دعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ۔ "اے اللہ میں تجھ سے وسیع رزق اور نفع رساں علم اور ہر ایک بیماری سے شفا کا طلب گار ہوں"۔

سعی میں یہ باتیں مکروہ ہیں

(۱) بے حاجت اس کے پھیروں میں زیادہ فاصلہ دینا مگر جماعت قائم ہو تو چلا جائے۔ یوہیں شرکت جنازہ یا قضائے حاجت یا تجدیدِ وضو کو جانا اگرچہ سعی میں وضو ضرور

نہیں۔ (۲) فضول کلام۔ (۳) صفا یا مروہ پر نہ چڑھنا۔ (۴) مرد کا مَسعٰے میں بلا عُذر نہ دوڑنا۔ (۵) طواف کے بعد بہت تاخیر کرکے سعی کرنا۔ (۶) سترعورت نہ ہونا۔ (۷) خرید و فروخت۔ (۸) پریشان نظری یعنی اِدھر اُدھر فضول دیکھنا سعی میں بھی مکروہ ہے اور طواف میں اور زیادہ مکروہ۔

سعی شروع کرنے کی دعا

اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ج فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِعْتَمَرَ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ۔

اس کے بعد کعبہ معظّمہ کی طرف مونھ کرکے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک دعا کی طرح پھیلے ہوئے اُٹھاؤ اور اتنی دیر تک ٹھہرو جتنی دیر میں مفصل کی کوئی سورت یا سورہ بقرہ کی پچیس آیتوں کی تلاوت کی جائے اور تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰهِ) وتہلیل (لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) وتکبیر (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) و درود پڑھو اور اپنے لیے اور اپنے دوستوں اور دیگر مسلمانوں کے لیے دعا کرو کہ یہاں دعا قبول ہوتی ہے، یہاں بھی دعائے جامع پڑھو اور یہ پڑھو نیچے لکھی گئی دعا پڑھیے۔

کوہِ صفا کی دعا

صفا پر قبلہ رُخ ہو کر یہ دعا کریں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا أَوْلَانَا. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا أَلْهَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ،

وَصَدَقَ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَأَعَزَّ جُنْدَهٗ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ، وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ. اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَإِنِّيْ أَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْإِسْلَامِ أَنْ لَا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَأَنَا مُسْلِمٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَشَائِخِيْ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ أَجْمَعِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ ”اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں کہ اس نے ہمیں ہدایت دی۔ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں کہ اس نے ہمیں نعمت بخشی اور اسی کی ذات پاک مستحق حمد ہے جس نے ہمیں یہ ہدایت نصیب فرمائی اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ عطا فرماتا تو ہم کبھی ہدایت نہ پاسکتے۔ اللہ تعالیٰ ہی تنہا معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، وہی تمام تعریفوں کا مستحق ہے، زندگی اور موت اسی کے دست قدرت میں ہے، وہ ایسا زندہ کہ اس کے لیے موت نہیں، خیر و بھلائی اسی کے قبضہ میں ہے اور وہ ہر شَی پر قادر ہے، اللہ تعالیٰ یکتا و یگانہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا وعدہ سچا ہے اور اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس کے لشکر کو سرخرو کیا اور اسی نے تنہا باطل کے سارے لشکروں کو پسپا کیا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں اگرچہ یہ بات کافروں کو گراں ہی کیوں نہ گزرے۔ اے اللہ! تیرا فرمان ہے اور تیرا فرمان حق ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا اور تیرا وعدہ ٹلتا نہیں تو

اے اللہ! جس طرح تو نے مجھے اسلام کی دولت عطا فرمائی، اب میرا سوال ہے کہ مجھ سے یہ دولت واپس نہ لینا، مجھے مرتے دم تک مسلمان ہی رکھنا، اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور تعریف کی مستحق بھی خدا ہی کی ذات ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی بڑا ہے اور نہ کوئی طاقت اور نہ کوئی قوت مگر اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کی مدد سے۔ اے اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے اصحاب پر اور آپ کی ازواجِ مطہرات پر اور آپ کی نسل اور پیروکاروں پر قیامت تک درود و سلام نازل فرما۔ اے اللہ! مجھے میرے والدین کو سارے مسلمان مردوں اور عورتوں کو معاف فرما اور تمام پیغمبروں پر سلام پہنچا اور سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کو جو مالک سارے جہانوں کا۔

سعی کی نیت

آبِ زم زم پینے کے فوراً بعد یا پھر تھوڑا سا آرام کرنے کے بعد صفا و مروہ میں سعی کے لئے پہلے حجرِ اسود پر آئیں اور حسبِ سابق استلام کے بعد بابِ صفا کی جانب روانہ ہوں، دل میں سعی کی نیت کریں اور زبان سے یہ دعا کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ۔ "اے اللہ! میں صفا اور مروہ کے درمیان محض تیری خوشنودی کے لئے سات چکروں سے سعی کرتا ہوں پس اسے میرے لئے آسان کر دے اور مجھ سے وہ قبول فرما۔"

سعی (ہر چکر) شروع کرنے کی دعا

جب نیت اور دعا سے فارغ ہو جائیں تو پھر خانہ کعبہ کی طرف منہ کریں اور دونوں

ہاتھ اٹھا کر ہر چکر کے شروع میں اپنی زبان سے یہ الفاظ ادا کریں:

"بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ"۔ "اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔"

صفا و مروہ پر چڑھنے کی دعا

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ۔ (القرآن) "بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، چنانچہ جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے (درمیان) چکر لگائے، اور جو شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو یقیناً اللہ (بڑا) قدر شناس (بڑا) خبردار ہے۔"

صفا کے سبز میل کی دعا

صفا سے چلنے کے بعد جیسے ہی پہلا سبز میل آئے تو مرد (عورتوں کو یہاں بھی اطمینان و سکون سے ہی چلنا ہے ان کو دوڑنا منع ہے) یہاں سے مرد دوڑنا شروع کریں (مگر نہ حد سے زائد، نہ کسی کو ایذا دیتے) یہاں تک کہ دوسرے سبز میل سے نکل جائیں۔ یہاں کی دعا یہ ہے:

"رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ، وَتَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ، رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"۔ اے پروردگار! بخش اور رحم کر اور درگزر کر اُس

سے جسے تو جانتا ہے اور تو اسے جانتا ہے جسے ہم نہیں جانتے، بیشک تو عزت و کرم والا ہے۔
اے اللہ (عزوجل)! تو اسے حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ بخش، اے اللہ (عزوجل)! مجھ کو اور میرے والدین اور جمیع مومنین و مومنات کو بخش دے، اے دعاؤں کے قبول کرنے والے! اے رب! تو ہم سے قبول کر، بیشک تو سُننے والا، جاننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول کر، بیشک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے رب! تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو عذاب جہنم سے بچا۔

صفا و مروہ سے اترنے کی دعا

جب آپ صفا یا مروہ سے اتریں تو اترتے وقت یہ دعا کرتے رہیں:
"اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنِیْ بِسُنَّةِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَعِذْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ"۔ "اے اللہ! مجھے اپنے نبی کی سنت کا تابع بنا دے اور مجھے آپ کے دین پر موت عطا کر اور مجھے اپنی رحمت کے ساتھ گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ دے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔"

مروہ کی طرف چلتے ہوئے یہ دعا کریں

صفا کی سیڑھیوں سے اترتے ہی آپ کے سفر کا آغاز مروہ کی طرف شروع ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مروہ کی طرف چلتے ہوئے یہ دعا کرتے رہیں۔
"سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ"۔ "اللہ پاک ہے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں،

مگر اللہ کی مدد سے، جو بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔"
اگر مذکورہ دعا آپ کو زبانی یاد نہ ہو تو پھر دیگر اذکار مثلاً: سُبْحَانَ اللہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللہُ اَکْبَرُ، اِسْتِغْفَار (اَسْتَغْفِرُ اللہ) یا درود شریف کا ورد جاری رکھیں۔
صفا سے مروہ تک جانے کو ایک چکر اور مروہ سے صفا تک واپس آنے کو دوسرا چکر کہتے ہیں۔ اِس طرح ساتواں چکر مروہ پر آ کر ختم ہوتا ہے۔ ہر پھیرے میں جب صفا یا مروہ پہنچیں تو ہاتھ اُٹھا کر قبلہ رُخ ہو کر دُعا کریں۔ ساتویں پھیرے کے بعد آپ سعی ختم ہو گئی آخر میں قبلہ رُخ ہو کر ہاتھ اُٹھا کر دُعا کریں۔

بال منڈوانا یا کتروانا اور تکمیل عمرہ

جب ساتویں سعی مروہ پر جا کر ختم ہوتی ہے تو عمرہ کے تمام افعال مکمل ہو جاتے ہیں۔ اب مسجد حرام سے باہر آئیں۔ مرد حضرات حلق (سارے بال منڈوانا) یا تقصیر (نشانی کے طور پر کچھ بال کتروانا) کرائیں اور خواتین سر کے پچھلے حصے سے صرف ایک پور کے برابر بال کاٹیں۔
اب الحمدللہ آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا، آپ پر احرام کی پابندی ختم ہو گئی اپنی رہائش گاہ پر جا کر احرام اتارا جا سکتا ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اسے اپنی عظیم بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

✿✿✿✿✿✿

✿✿✿✿

✿

حج کا بیان

حجِ مبرور کی فضیلت

حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم سے دریافت کیا گیا: کونسا عمل افضل ہے؟ تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم پر ایمان لانا۔ عرض کی گئی: پھر کون سا؟ تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی: پھر کون سا؟ تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: حج مبرور۔ (یعنی وہ حج جس میں احرام باندھنے سے کھولنے تک کوئی صغیرہ گناہ بھی سرزد نہ ہو۔) (صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب من قال ان الایمان هو العمل، الحدیث: ۲۶، ص ۴)

حج فرض ہونے کی شرطیں

آزاد ہونا، لونڈی غلام پر حج فرض نہیں ہے۔ (۳) عاقل ہونا، مجنون، مست اور بے ہوش پر حج فرض نہیں۔ (۴) بالغ ہونا، نابالغ بچوں پر حج فرض نہیں۔ (۵) صحت مند و تندرست ہونا، بیمار، اندھے، لنگڑے، اپاہج پر حج فرض نہیں (۶) قادر ہونا یعنی اس قدر مال کا مالک ہونا جو ضرورت اصلیہ اور قرض سے زائد ہو اور اس کے زادِ راہ اور سواری کے کرایہ و خرچ کے لئے کافی ہو جائے نیز جن لوگوں کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے ان کے لئے بھی

اس میں سے اس قدر چھوڑ جائے جو اس کی واپسی تک ان لوگوں کو کفایت کر سکے۔ (۷) راستے میں امن ہونا، اس بارے میں اکثر کا اعتبار ہے یعنی اگر اکثر لوگ امن و امان سے پہنچ جاتے ہوں تو حج فرض ہوگا، مثلاً اگر اکثر لوگ راستے میں ڈاکہ زنی وغیرہ سے لٹ جاتے ہوں یا کوئی ایسا دریا اور سمندر حائل ہو جس میں بکثرت جہاز ڈوب جاتے ہوں اور اکثر ہلاک ہو جاتے ہوں یا راستے میں اور کسی قسم کا خوف ہو تو ایسی حالت میں حج فرض نہیں ہوگا، ہاں اگر یہ حادثات کبھی کبھی اتفاقی طور پر ہو جاتے ہیں تو پھر حج کی فرضیت ساقط نہیں ہوگی۔ (۸) عورت کے لئے ہمراہی میں شوہر یا کسی اور محرم کا موجود ہونا جب کہ اس کے یہاں سے مکہ کی دوری بقدر مسافت سفر یعنی تین دن کی ہو۔ اگر شوہر یا محرم ہمراہی میں نہ ہوں۔ تو پھر عورت کے لئے سفر حج اختیار کرنا جائز نہیں ہے اور محرم کا عاقل بالغ ہونا اور مجوسی و فاسق نہ ہونا بھی شرط ہے۔ محرم کا نفقہ اس عورت پر ہوگا جو اپنے ساتھ حج میں لے جائے گی۔ نیز جس عورت پر حج فرض ہو وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر بھی محرم کے ساتھ حج کے لئے جا سکتی ہے۔

اگر کوئی نابالغ لڑکا یا غلام احرام باندھنے کے بعد بالغ ہو جائے یا آزاد ہو جائے اور پھر وہ حج پورا کرے تو اس صورت میں فرض ادا نہیں ہوگا! ہاں اگر لڑکا فرض حج کے لئے از سر نو احرام باندھے گا تو صحیح ہو جائے گا۔ لیکن غلام کا احرام فرض حج کے لئے اس صورت میں بھی درست نہیں ہوگا۔

حج میں یہ چیزیں فرض ہیں

(۱) احرام، کہ یہ شرط ہے۔ (۲) وقوف عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پیشتر تک کسی وقت عرفات میں ٹھہرنا۔ (۳) طواف زیارت کا

اکثر حصہ، یعنی چار پھیرے پچھلی دونوں چیزیں یعنی وقوف وطواف رُکن ہیں۔(۴) نیت۔ (۵) ترتیب یعنی پہلے احرام باندھنا پھر وقوف پھر طواف۔(۶) ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا، یعنی وقوف اُس وقت ہونا جو مذکور ہوا اس کے بعد طواف اس کا وقت وقوف کے بعد سے آخر عمر تک ہے۔(۷) مکان یعنی وقوف زمینِ عرفات میں ہونا سوا بطنِ عرنہ کے اور طواف کا مکان مسجد الحرام شریف ہے۔

حج کے واجبات یہ ہیں

(۱) میقات سے احرام باندھنا، یعنی میقات سے بغیر احرام نہ گزرنا اور اگر میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا تو جائز ہے۔(۲) صفا ومروہ کے درمیان دوڑنا اس کو سعی کہتے ہیں۔(۳) سعی کو صفا سے شروع کرنا اور اگر مروہ سے شروع کی تو پہلا پھیرا شمار نہ کیا جائے، اُس کا اعادہ کرے۔(۴) اگر عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا، سعی کا طواف معتد بہ کے بعد یعنی کم سے کم چار پھیروں کے بعد ہونا۔(۵) دن میں وقوف کیا تو اتنی دیر تک وقوف کرے کہ آفتاب ڈوب جائے خواہ آفتاب ڈھلتے ہی شروع کیا ہو یا بعد میں، غرض غروب تک وقوف میں مشغول رہے اور اگر رات میں وقوف کیا تو اس کے لیے کسی خاص حد تک وقوف کرنا واجب نہیں مگر وہ اُس واجب کا تارک ہوا کہ دن میں غروب تک وقوف کرتا۔ (۶) وقوف میں رات کا کچھ جز آجانا۔(۷) عرفات سے واپسی میں امام کی متابعت کرنا یعنی جب تک امام وہاں سے نہ نکلے یہ بھی نہ چلے، ہاں اگر امام نے وقت سے تاخیر کی تو اُسے امام کے پہلے چلا جانا جائز ہے اور اگر بھیڑ وغیرہ کسی ضرورت سے امام کے چلے جانے کے بعد ٹھہر گیا ساتھ نہ گیا جب بھی جائز ہے۔(۸) مزدلفہ میں ٹھہرنا۔(۹) مغرب وعشا کی نماز کا

وقت عشا میں مزدلفہ میں آکر پڑھنا۔(۱۰) تینوں جمروں پر دسویں، گیارہویں، بارھویں تینوں دن کنکریاں مارنا یعنی دسویں کو صرف جمرۃ العقبہ پر اور گیارہویں بارہویں کو تینوں پر رَمی کرنا۔(۱۱) جمرہ عقبہ کی رَمی پہلے دن حلق سے پہلے ہونا۔(۱۲) ہر روز کی رَمی کا اسی دن ہونا۔(۱۳) سر مونڈانا یا بال کتروانا۔(۱۴) اور اُس کا ایام نحر اور (۱۵) حرم شریف میں ہونا اگرچہ منیٰ میں نہ ہو۔(۱۶) قِران اور تمتع والے کو قربانی کرنا اور (۱۷) اس قربانی کا حرم اور ایامِ نحر میں ہونا۔(۱۸) طوافِ افاضہ کا اکثر حصہ ایام نحر میں ہونا۔ عرفات سے واپسی کے بعد جو طواف کیا جاتا ہے اُس کا نام طوافِ اِفاضہ ہے اور اُسے طوافِ زیارت بھی کہتے ہیں۔ طوافِ زیارت کے اکثر حصہ سے جتنا زائد ہے یعنی تین پھیرے ایام نحر کے غیر میں بھی ہوسکتا ہے۔(۱۹) طواف حطیم کے باہر سے ہونا۔(۲۰) دہنی طرف سے طواف کرنا یعنی کعبہ معظمہ طواف کرنے والے کی بائیں جانب ہو۔(۲۱) عذر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا، یہاں تک کہ اگر گھسٹتے ہوئے طواف کرنے کی منت مانی جب بھی طواف میں پاؤں سے چلنا لازم ہے اور طوافِ نفل اگر گھسٹتے ہوئے شروع کیا تو ہو جائے گا مگر افضل یہ ہے کہ چل کر طواف کرے۔(۲۲) طواف کرنے میں نجاست حکمیہ سے پاک ہونا، یعنی جنب (ناپاک) و بے وضو نہ ہونا، اگر بے وضو یا جنابت (ناپاکی) میں طواف کیا تو اعادہ کرے۔(۲۳) طواف کرتے وقت ستر چھپا ہونا یعنی اگر ایک عضو کی چوتھائی یا اس سے زیادہ حصہ کھلا رہا تو دَم واجب ہوگا اور چند جگہ سے کھلا رہا تو جمع کریں گے، غرض نماز میں ستر کھلنے سے جہاں نماز فاسد ہوتی ہے یہاں دَم واجب ہوگا۔(۲۴) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا، نہ پڑھی تو دَم واجب نہیں۔(۲۵) کنکریاں پھینکنے اور ذبح اور سر مُنڈانے اور طواف میں ترتیب یعنی پہلے کنکریاں پھینکے پھر غیر مُفرِد قربانی کرے پھر سر منڈائے پھر

طواف کرے۔ (۲۶) طواف صدر یعنی میقات سے باہر کے رہنے والوں کے لیے رخصت کا طواف کرنا۔ اگر حج کرنے والی حیض یا نفاس سے ہے اور طہارت سے پہلے قافلہ روانہ ہوجائے گا تو اس پر طوافِ رخصت نہیں۔ (۲۷) وقوف عرفہ کے بعد سر مُنڈانے تک جماع نہ ہونا۔ (۲۸) احرام کے ممنوعات، مثلاً سِلا کپڑا پہننے اور مونھ یا سر چھپانے سے بچنا۔

واجب کے ترک سے دَم لازم آتا ہے خواہ قصداً ترک کیا ہو یا سہواً خطا کے طور پر ہو یا نسیان کے، وہ شخص اس کا واجب ہونا جانتا ہو یا نہیں، ہاں اگر قصداً کرے اور جانتا بھی ہے تو گنہگار بھی ہے مگر واجب کے ترک سے حج باطل نہ ہوگا، البتہ بعض واجب کا اس حکم سے اِستثنا ہے کہ ترک پر دَم لازم نہیں، مثلاً طواف کے بعد کی دونوں رکعتیں یا کسی عذر کی وجہ سے سر نہ منڈانا یا مغرب کی نماز کا عشا تک مؤخر نہ کرنا یا کسی واجب کا ترک، ایسے عذر سے ہو جس کو شرع نے معتبر رکھا ہو یعنی وہاں اجازت دی ہو اور کفارہ ساقط کر دیا ہو۔

حج کی سنتیں

(۱) طوافِ قدوم یعنی میقات کے باہر سے آنے والا مکہ معظمہ میں حاضر ہوکر سب میں پہلا جو طواف کرے اُسے طواف قدوم کہتے ہیں۔ طواف قدوم مفرد اور قارِن کے لیے سنت ہے، متمتع کے لیے نہیں۔ (۲) طواف کا حَجرِ اسود سے شروع کرنا۔ (۳) طواف قدوم یا طوافِ فرض میں رَمَل کرنا۔ (۴) صفا و مروہ کے درمیان جو دو میل اخضر ہیں، اُن کے درمیان دوڑنا۔ (۵) امام کا مکّہ میں ساتویں کو اور (۶) عرفات میں نویں کو اور (۷) منیٰ میں گیارہویں کو خطبہ پڑھنا۔ (۸) آٹھویں کی فجر کے بعد مکّہ سے روانہ ہونا کہ منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھ لی جائیں۔ (۹) نویں رات منیٰ میں گزارنا۔ (۱۰) آفتاب نکلنے کے بعد منیٰ

سے عرفات کو روانہ ہونا۔ (۱۱) وقوف عرفہ کے لیے غسل کرنا۔ (۱۲) عرفات سے واپسی میں مزدلفہ میں رات کو رہنا اور (۱۳) آفتاب نکلنے سے پہلے یہاں سے منیٰ کو چلا جانا۔ (۱۴) دس اور گیارہ کے بعد جو دونوں راتیں ہیں اُن کو منیٰ میں گزارنا اور اگر تیرہویں کو بھی منیٰ میں رہا تو بارہویں کے بعد کی رات کو بھی منیٰ میں رہے۔ (۱۵) ابطح یعنی وادی مُحَصَّب میں اُترنا، اگرچہ تھوڑی دیر کے لیے ہو اور اِن کے علاوہ اور بھی سنتیں ہیں۔

اس کے علاوہ اور بھی سنتیں ہیں جن کی تفصیل بہار شریعت وغیرہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

وہ باتیں جو حالت احرام میں حرام ہیں

(۱) عورت سے صحبت۔ (۲) بوسہ۔ (۳) مساس۔ (۴) گلے لگانا۔ (۵) اُس کی اندام نہانی پر نگاہ جب کہ یہ چاروں باتیں بشہوت ہوں۔ (۶) عورتوں کے سامنے اس کام کا نام لینا۔ (۷) فحش۔ (۸) گناہ ہمیشہ حرام تھے اب اور سخت حرام ہوگئے۔ (۹) کسی سے دنیوی لڑائی جھگڑا۔ (۱۰) جنگل کا شکار۔ (۱۱) اُس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا۔ (۱۲) یا کسی طرح بتانا۔ (۱۳) بندوق یا بارود یا اُس کے ذبح کرنے کو چھری دینا۔ (۱۴) اس کے انڈے توڑنا۔ (۱۵) پَر اُکھیڑنا۔ (۱۶) پاؤں یا بازو توڑنا۔ (۱۷) اُس کا دودھ دوہنا۔ (۱۸) اُس کا گوشت۔ یا (۱۹) انڈے پکانا، بھوننا۔ (۲۰) بیچنا۔ (۲۱) خریدنا۔ (۲۲) کھانا۔ (۲۳) اپنا یا دوسرے کا ناخن کترنا یا دوسرے سے اپنا کتروانا۔ (۲۴) سر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال کسی طرح جدا کرنا۔ (۲۵) مونھ، یا (۲۶) سر کسی کپڑے وغیرہ سے چھپانا۔ (۲۷) بستہ یا کپڑے کی بُقچی یا گٹھری سر پر رکھنا۔ (۲۸) عمامہ باندھنا۔ (۲۹)

بُرقع (۳۰) دستانے پہننا۔(۳۱) موزے یا جُرابیں وغیرہ جو وسطِ قدم کو چھپائے (جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے) پہننا اگر جوتیاں نہ ہوں تو موزے کاٹ کر پہنیں کہ وہ تسمہ کی جگہ نہ چھپے۔(۳۲) سِلا کپڑا پہننا۔(۳۳) خوشبو بالوں، یا (۳۴) بدن، یا (۳۵) کپڑوں میں لگانا۔(۳۶) ملاگیری یا کسم، کیسر غرض کسی خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جب کہ ابھی خوشبو دے رہے ہوں۔(۳۷) خالص خوشبو مشک، عنبر، زعفران، جاوتری، لونگ، الائچی، دارچینی، زنجبیل وغیرہ کھانا۔(۳۸) ایسی خوشبو کا آنچل میں باندھنا جس میں فی الحال مہک ہو جیسے مشک، عنبر، زعفران۔(۳۹) سر یا داڑھی کو خطمی یا کسی خوشبودار یا ایسی چیز سے دھونا جس سے جوئیں مرجائیں۔(۴۰) وسمہ یا مہندی کا خضاب لگانا۔(۴۱) گوند وغیرہ سے بال جمانا۔(۴۲) زیتون، یا (۴۳) تِل کا تیل اگرچہ بے خوشبو ہو بالوں یا بدن میں لگانا۔

(۴۴) کسی کا سر مونڈنا اگرچہ اُس کا احرام نہ ہو۔(۴۵) جُوں مارنا۔(۴۶) پھینکنا۔(۴۷) کسی کو اس کے مارنے کا اشارہ کرنا۔(۴۸) کپڑا اس کے مارنے کو دھونا۔ یا (۴۹) دھوپ میں ڈالنا۔(۵۰) بالوں میں پارہ وغیرہ اس کے مارنے کو لگانا غرض جُوں کے ہلاک پر کسی طرح باعث ہونا۔

وہ باتیں جو حالت احرام میں مکروہ ہیں

(۱) بدن کا میل چھڑانا۔(۲) بال یا بدن گھلی یا صابون وغیرہ بے خوشبو کی چیز سے دھونا۔(۳) کنگھی کرنا۔(۴) اس طرح کھجانا کہ بال ٹوٹنے یا جُوں کے گرنے کا اندیشہ ہو۔ (۵) انگرکھا کُرتا چغہ پہننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا۔(۶) خوشبو کی دھونی دیا ہوا کپڑا کہ ابھی خوشبو دے رہا ہو پہننا اوڑھنا۔(۷) قصداً خوشبو سونگھنا اگرچہ خوشبودار پھل یا پتا ہو جیسے

لیموں، نارنگی، پودینہ، عطر دانہ۔(۸) عطر فروش کی دوکان پر اس غرض سے بیٹھنا کہ خوشبو سے دماغ معطر ہوگا۔(۹) سر، یا (۱۰) مونھ پر پٹی باندھنا۔ (۱۱) غلافِ کعبہ معظّمہ کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلاف شریف سر یا مونھ سے لگے۔(۱۲) ناک وغیرہ مونھ کا کوئی حصّہ کپڑے سے چُھپانا۔(۱۳) کوئی ایسی چیز کھانا پینا جس میں خوشبو پڑی ہو اور نہ وہ پکائی گئی ہو نہ بو زائل ہوگئی ہو۔(۱۴) بے سلا کپڑا رفو کیا ہوا یا پیوند لگا ہوا پہننا۔(۱۵) تکیہ پر مونھ رکھ کر اوندھا لیٹنا۔(۱۶) مہکتی خوشبو ہاتھ سے چُھونا جب کہ ہاتھ میں لگ نہ جائے ورنہ حرام ہے۔(۱۷) بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا اگرچہ بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر۔(۱۸) بلا عذر بدن پر پٹی باندھنا۔(۱۹) سنگار کرنا۔(۲۰) چادر اوڑھ کر اُس کے آنچلوں میں گرہ دے لینا جیسے گانتی باندھتے ہیں اس طرح یا کسی اور طرح پر جب کہ سر کھلا ہو ورنہ حرام ہے۔ (۲۱) یوہیں تہبند کے دونوں کناروں میں گرہ دینا۔(۲۲) تہبند باندھ کر کمر بند یا رتی سے کسنا۔

حج کی قسمیں

حج کی تین قسمیں ہیں:

(۱) قِران (۲) تَمَتُّع (۳) اِفراد

حج قِران

قِران کے یہ معنی ہیں کہ حج و عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھے یا پہلے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور ابھی طواف کے چار پھیرے نہ کیے تھے کہ حج کو شامل کرلیا یا پہلے حج کا احرام باندھا تھا اُس کے ساتھ عُمرہ بھی شامل کرلیا، خواہ طوافِ قدوم (مکہ معظّمہ پہنچنے پر

حاضری کے طواف) سے پہلے عمرہ شامل کیا یا بعد میں۔ طوافِ قدوم سے پہلے اساءت ہے کہ خلافِ سنت ہے مگر دَم واجب نہیں اور طوافِ قدوم (مکہ معظمہ پہنچنے پر حاضری کے طواف) کے بعد شامل کیا تو واجب ہے کہ عمرہ توڑ دے اور دَم دے اور عمرہ کی قضا کرے اور عمرہ نہ توڑا جب بھی دَم دینا واجب ہے۔

یہ سب سے افضل ہے، اس طرح حج ادا کرنے والے کو "قارِن" کہتے ہیں۔ اس میں عمرہ اور حج کا اِحرام ایک ساتھ باندھا جاتا ہے مگر عمرہ کرنے کے بعد قارن "حلق" یا "قصر" نہیں کرواسکتا بلکہ بدستور اِحرام میں رہے گا۔ دسویں یا گیارہویں یا بارہویں ذوالحجہ کو قربانی کرنے کے بعد "حلق" یا "قصر" کرواکے اِحرام کھول دے۔

حجِ تمتع

تمتُّع (تَ۔مَتْ۔تُع) اُسے کہتے ہیں کہ حج کے مہینے میں عمرہ کرے پھر اسی سال حج کا احرام باندھے یا پورا عمرہ نہ کیا، صرف چار پھیرے کیے پھر حج کا احرام باندھا۔

یہ حج ادا کرنے والا "مُتَمَتِّع" (مُ۔تَ۔مَتْ۔تِع) کہلاتا ہے۔ ہندوستان سے آنے والے عموماً تمتُّع ہی کیا کرتے ہیں۔ اس میں آسانی یہ ہے کہ اس میں عمرہ تو ہوتا ہی ہے لیکن عمرہ ادا کرنے کے بعد "حلق" یا "قصر" کرواکے اِحرام کھول دیا جاتا ہے اور پھر آٹھ ذی الحجہ یا اس سے قبل حج کا اِحرام باندھا جاتا ہے۔

حجِ افراد

حجِ افراد اس حج کو کہتے ہیں جس میں صرف حج کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے اور مناسکِ حج ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے اِفراد کرنے والے حاجی کو

"مُفرِد" کہتے ہیں۔ اس حج میں "عمرہ" شامل نہیں ہے۔ اس میں صرف حج کا "اِحرام" باندھا جاتا ہے۔ اہلِ مکہ اور "حِلّی" یعنی مِیقات اور حُدودِ حرم کے درمیان میں رہنے والے باشندے (مثلاً اہلیانِ جدہ شریف) "حجِ اِفراد" کرتے ہیں۔ (دوسرے ملک سے آنے والے بھی "اِفراد" کرسکتے ہیں)

حجِ قِران کی نیّت

قارِن عمرہ اور حج دونوں کی ایک ساتھ نیت کرے گا چنانچہ وہ احرام باندھ کر اس طرح نیت کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَامِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَوَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِھِمَامُخْلِصًالِلّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں عمرہ اور حج دونوں کا ارادہ کرتا ہوں تو انہیں میرے لئے آسان کردے اور انہیں میری طرف سے قبول فرما، میں نے عمرہ اور حج دونوں کی نیت کی اور خالصۃً اللہ تعالیٰ کیلئے ان دونوں کا اِحرام باندھا۔

حجِ تمتع کی نیت

متمتع اس طرح نیت کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَاَحْرَمْتُ بِھَا مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

اے اللہ! میں عمرہ کا اردہ کرتا ہوں اُسے تو میرے لیے میسر کر اور اُسے مجھ سے قبول کر، میں نے عمرہ کی نیت کی اور خاص اللہ (عزوجل) کے لیے میں نے احرام باندھا۔

مُزدَلِفہ کو روانگی

جب غروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے تو عَرَفات شریف سے جانبِ مُزدَلِفہ شریف چلیے، راستے بھر ذِکر و درود اور لَبَّیْک کی تکرار رکھیے۔ کل میدانِ عَرَفات شریف میں حُقُوق اللہ معاف ہوئے یہاں حُقُوقُ العِباد مُعاف فرمانے کا وعدہ ہے۔

مغرب وعشا ملا کر پڑھنے کا طریقہ

یہاں آپ کو ایک ہی اذان اور ایک ہی اِقامت سے دونوں نمازیں ادا کرنی ہیں لہٰذا اذان و اقامت کے بعد پہلے مغرب کے تین فرض ادا کر لیجئے، سلام پھیرتے ہی فوراً عشا کے فرض پڑھیے، پھر مغرب کی سُنّتیں، اس کے بعد عشا کی سُنّتیں اور وتر ادا کیجئے۔

وُقُوفِ مُزدَلِفہ

مُزدَلِفہ میں رات گزارنا سنّتِ مؤکَّدہ ہے مگر اس کا وُقُوف واجب ہے۔ وُقُوفِ مُزدَلِفہ کا وقت صبحِ صادق سے لے کر طلوعِ آفتاب تک ہے اس کے درمیان اگر ایک لمحہ بھی مُزدَلِفہ میں گزار لیا تو وُقوف ہو گیا، ظاہر ہے کہ جس نے فجر کے وقت کے اندر مُزدَلِفہ میں نمازِ فجر ادا کی اس کا وُقوف صحیح ہو گیا۔

دسویں ذُوالحجہ کا پہلا کام رَمی

مُزدَلِفہ شریف سے مِنٰی شریف پہنچ کر سیدھے جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ یعنی "بڑے شیطان" کی طرف آیئے۔ آج صرف اسی ایک (یعنی بڑے شیطان) کو کنکریاں مارنی ہیں۔

حج کی قربانی

دسویں ذُوالحجہ کو بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد قربان گاہ تشریف لایئے اور قربانی کیجئے۔ یہ قربانی حج کے شکرانے میں قارِن اور مُتَمَتِّع پر واجب ہے چاہے وہ فقیر ہی کیوں نہ ہوں۔

✿ مُفرِد کے لیے یہ قربانی مستحب ہے، چاہے وہ غنی (یعنی مالدار) ہو۔ ✿ قربانی سے فارغ ہو کر حَلْق یا قَصر کروا لیجئے۔ ✿ یاد رہے حاجی کو ان تین اُمور میں ترتیب قائم رکھنا واجب ہے۔ (۱) سب سے پہلے "رَمی" (۲) اس کے بعد "قربانی" (۳) پھر "حَلْق یا قَصر (سر منڈوانا یا بال کتروانا)"۔ ✿ مُفرِد پر قربانی واجب نہیں لہٰذا یہ رَمی کے بعد حَلْق یا قَصر کروا سکتا ہے۔

گیارہ اور بارہ ذُوالحجہ کی رَمی

گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو ظہر کے بعد تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنی ہیں۔ پہلے جَمْرَۃُ الْاُولٰی (یعنی چھوٹا شیطان) پھر جَمْرَۃُ الْوُسْطٰی (یعنی مَنجھلا شیطان) اور آخر میں جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ (یعنی بڑا شیطان)

طوافِ زیارت

✿ طوافِ زیارت حج کا دوسرا رکن ہے۔ ✿ طوافِ زیارت دسویں ذی الحجہ کو کر لینا افضل ہے۔ اگر یہ طواف دسویں کو نہیں کر سکے تو گیارہویں اور بارہویں کو بھی کر سکتے ہیں مگر بارہویں کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے لازِماً کر لیجئے۔ ✿ طوافِ زیارت کے

فَاجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّحَجِّیْ مَبْرُوْرًا وَّارْحَمْنِیْ وَلَا تُخَیِّبْنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا اَقْرَبَ غَدْوَۃٍ غَدَوْتُھَا مِنْ رِّضْوَانِکَ وَاَبْعَدَھَا مِنْ سَخَطِکَ، اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ غَدَوْتُ وَعَلَیْکَ اعْتَمَدْتُ وَوَجْھَکَ اَرَدْتُ فَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تُبَاھِیْ بِہِ الْیَوْمَ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ وَاَفْضَلُ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّائِمَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اے اللہ (عزوجل)! میں تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھ پر میں نے توکل کیا اور تیرے وجہِ کریم کا ارادہ کیا، میرے گناہ بخش اور میرے حج کو مبرور کر اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ٹوٹے میں نہ ڈال اور میرے لیے میرے سفر میں برکت دے اور عرفات میں میری حاجت پوری کر، بے شک تو ہر شئ پر قادر ہے۔ اے اللہ (عزوجل)! میرا چلنا اپنی خوشنودی سے قریب کر اور اپنی ناخوشی سے دُور کر۔ الٰہی! میں تیری طرف چلا اور تجھی پر اعتماد کیا اور تیری ذات کا ارادہ کیا تو مجھ کو اُن میں سے کر جن کے ساتھ قیامت کے دن تو مباہات کرے گا، جو مجھ سے بہتر و افضل ہیں۔ الٰہی! میں تجھ سے عفو و عافیت کا سوال کرتا ہوں اور اس عافیت کا جو دنیا و آخرت میں ہمیشہ رہنے والی ہے اور اللہ (عزوجل) درود بھیجے بہترین مخلوق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کی آل و اصحاب سب پر۔

(اول آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

عَرَفات شریف میں وقتِ ظہر میں ظہر و عصر ملا کر پڑھی جاتی ہے مگر اس کی بعض شرائط ہیں۔ آپ اپنے اپنے خیموں میں ظہر کے وقت میں ظہر اور عصر کے وقت میں عصر کی

نماز باجماعت ادا کیجئے۔

عَرَفات شریف کی دعائیں

[۱] دوپہر کے وقت مَوْقِف (یعنی ٹھہرنے کی جگہ) میں مُندَرِجۂ ذیل کلمۂ توحید، سورۂ اخلاص شریف اور پھر اس کے بعد دیا ہوا درود شریف، یہ تینوں سو بار پڑھنے والے کی بحکمِ حدیث بخشش کر دی جاتی ہے نیز اگر وہ تمام عَرَفات شریف والوں کی سفارش کر دے تو وہ بھی قبول کر لی جائے۔ (ا) یہ کلمۂ توحید ۱۰۰/ بار پڑھئے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

(ب) سورۂ اخلاص شریف ۱۰۰/ بار۔ (ج) یہ درود شریف ۱۰۰/ بار پڑھیے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّعَلَیْنَا مَعَھُمْ۔

[۲] "اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ" تین بار پھر کلمۂ توحید ایک بار اس کے بعد یہ دعا تین بار پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ وَاعْصِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی۔

میدانِ عَرَفات میں کھڑے دعا مانگنا سنّت ہے۔

یاد رہے کہ حاجی کو نمازِ مغرب میدانِ عَرَفات میں نہیں پڑھنی بلکہ عشا کے وقت میں، مُزدَلِفہ میں مغرب و عشا ملا کر پڑھنی ہے۔

حج افراد کی نیت

مُفرِد احرام باندھنے کے بعد مندرجۂ ذیل الفاظ میں نیت کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

ترجمہ: اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں۔ اِس کو تو میرے لئے آسان کردے اور اسے مجھ سے قبول فرما اور اس میں میری مدد فرما اور اسے میرے لئے بابرکت فرما، میں نے حج کی نیت کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے اس کا اِحرام باندھا۔

لَبَّیْک

خواہ عمرے کی نیت کریں یا حج کی، نیت کے بعد کم از کم ایک بار تَلْبِیَۃ کہنا لازمی ہے اور تین بار کہنا افضل، بار بار کہنا مستحب، تَلْبِیَۃ یہ ہے:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ۔

آٹھ ذُوالحِجۃ الحرام، مِنٰی کو روانگی

[۱] مِنٰی، عَرَفات، مُزْدَلِفہ وغیرہ کا سفر اگر ہوسکے تو پیدل ہی طے کریں کہ جب تک مکہ شریف پلٹیں گے ہر ہر قدم پر سات سات کروڑ نیکیاں ملیں گی۔ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم [۲] راستے بھر لَبَّیْک اور ذِکر و دُرُود کی خوب کثرت کیجئے۔ جوں ہی مِنٰی شریف نظر آئے دُرود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی

اولیاءِک۔

[۳] آٹھ ذُوالحِجہ کی ظہر سے لے کر نو ذُوالحِجہ کی فجر تک پانچ نمازیں آپ کو مِنٰی شریف میں ادا کرنی ہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسا ہی کیا ہے۔

دعائے شبِ عَرَفہ

سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَائُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْھَوَآءِ رُوْحُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ لَامَلْجَاَ وَلَامَنْجَاَ مِنْہُ اِلَّا اِلَیْہِ۔ (اوّل آخر ایک ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)

نو ذُوالحِجۃ الحرام عرفات کو روانگی

نو ذی الحِجہ کو نمازِ فجر مُسْتَحَب وقت میں ادا کرکے لَبَّیْک اور ذکر و دعا میں مشغول رہیے۔ یہاں تک کہ آفتاب کوہِ ثبیر پر کہ مسجدِ خیف کے سامنے ہے چمکے اب دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ جانبِ عرفات شریف چلئے۔ نیز مِنٰی شریف سے نکل کر ایک بار یہ دعا بھی پڑھ لیجئے۔

راہِ عَرَفات کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَلِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اَرَدْتُ

چار پھیرے کرنے سے پہلے بارہویں کا سورج غروب ہو گیا تو دم واجب ہو جائے گا۔

✿ ہاں اگر عورت کو حیض یا نفاس آگیا اور بارہویں کے بعد پاک ہوئی تو اب کرلے اس وجہ سے تاخیر ہونے پر اس پر دم واجب نہیں۔ ✿ حائضہ کی نِشست محفوظ ہو اور طوافِ زیارت کا مسئلہ ہو تو ممکنہ صورت میں نِشست مَنسوخ کروائے اور بعدِ طہارت طَوافِ زیارت کرے۔ اگر نِشست مَنسوخ کروانے میں اپنی یا ہمسفروں کی دُشواری ہو تو مجبوری کی صورت میں طَوافِ زیارت کرلے مگر بَدَنہ یعنی گائے یا اُونٹ کی قربانی لازِم آئے گی اور توبہ کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ جَنابت کی حالت میں مسجد میں داخل ہونا گُناہ ہے۔ اگر بارہویں کے غُروبِ آفتاب تک طہارت کرکے طَوافُ الزِّیارۃ کا اِعادہ کرنے میں کامیابی ہوگئی تو کَفّارہ ساقِط ہوگیا اور بارہویں کے بعد اگر پاک ہونے کے بعد موقع مِل گیا اور اِعادہ کرلیا تو بَدَنہ ساقِط ہوگیا مگر دَم دینا ہوگا۔

طوافِ رُخصت

جب رُخصت کا ارادہ ہو اس وقت ''آفاقی حاجی'' پر طوافِ رخصت واجب ہے۔ نہ کرنے والے پر دم واجب ہوتا ہے۔ (میقات سے باہر (مثلاً پاک و ہند وغیرہ) سے آنے والا آفاقی حاجی کہلاتا ہے)

✿✿✿✿✿✿

✿✿✿✿

✿✿✿

مدینہ منورہ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے: میں مدینہ منورہ کے ان دو پہاڑوں کے درمیان کے درخت کاٹنے کو یا اس کے شکار کو حرام قرار دیتا ہوں، مدینہ منورہ ان لوگوں کے لئے بہتر تھا اگر وہ جانتے جو اس سے روگردانی کرتے ہوئے اِسے چھوڑے گا اللہ عزوجل اس کی جگہ اس سے بہتر کو بدل دے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی المدینه، الخ الحدیث: ۳۳۴۷، ص ۷۰۹، بدون "اذا کان مسلما")

حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تم میں سے جو مدینہ منورہ میں مرنے کی استطاعت رکھے وہ مدینہ ہی میں مرے کیونکہ جو مدینہ منورہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا۔ (شعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، الحدیث: ۴۱۸۲، ج ۳، ص ۴۹۷)

خار و خاکِ مدینہ

مدینہ منورہ کی ہر چیز کا ادب واحترام کرنا ہے حتی کہ وہاں کی خاک وخاشاک وغیرہ تک کا احترام کرے اعلیٰ حضرت امام عشق ومحبت امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں:

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں

دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں۔!!!

حضرت سیّدنا امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی فرماتے ہیں:

''میں نے حضرت سیّدنا امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر

خلافِ ادب ہے کہ ہمارے ہاتھ اس قابل ہی نہیں کہ جالی مبارک کو چھو سکیں۔ لہٰذا چار ہاتھ (یعنی تقریباً دو گز) دور ہی رہیے۔ کیا یہ کم شرف ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کو اپنے مُواجَھَہ اقدس کے قریب بلایا۔ الحمد للہ اب کہ دل کی طرح تمہارا منہ بھی اس پاک جالی کی طرف ہے جو اللہ عزوجل کے محبوب عظیم الشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آرام گاہ ہے نہایت ادب و وقار کے ساتھ باآوازِ حزیں و صورتِ درد آگیں، و دلِ شرمناک و جگر چاک چاک، معتدل آواز سے نہ بلند و سخت (کہ ان کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل اکارت ہو جاتے ہیں) نہ نہایت نرم و پست (کہ سنت کے خلاف ہے اگرچہ وہ تمہارے دلوں کے خطروں تک سے آگاہ ہیں) بہ صد شوق ان الفاظ کے ساتھ سلام عرض کیجئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ۔ اے پیارے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت و برکات ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو۔ اے مخلوقِ خدا میں سب سے بہتر آپ پر سلام ہو۔ اے گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آپ پر سلام ہو۔ آپ پر۔ اور آپ کے آل واصحاب پر اور تمام امت پر سلام ہو۔

صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں

پھر مشرق کی جانب (یعنی اپنے سیدھے ہاتھ کی طرف) آدھے گز کے قریب ہٹ کر (قریبی چھوٹے سوراخ کی طرف) حضرت سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

چہرۂ انور کے سامنے دست بستہ کھڑے ہو کر یوں سلام عرض کیجئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللہِ فِی الْغَارِ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں

پھر اتنا ہی جانبِ مشرِق مزید سَرَک کر حضرتِ سیّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رُوبرُو عرض کیجئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

دوبارہ ایک ساتھ شیخین کی بارگاہ میں

پھر بالشت بھر جانبِ مغرِب یعنی اپنے اُلٹے ہاتھ کی طرف سَرَک جائیے اور دونوں چھوٹے سُوراخوں کے درمیان کھڑے ہو کر ایک ساتھ صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کیجئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللہِ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَسْئَلُکُمَا الشَّفَاعَۃَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْکُمَا وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔ یہ تمام حاضِریاں قبولیتِ دعا کے مقامات ہیں۔

✿✿✿✿✿✿

✿✿✿

مؤمن کا دل جانتا ہے۔ ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، زبان، دل سب خیالِ غیر سے پاک کیجئے اور روتے ہوئے آگے بڑھئے۔ نہ اِردگرد نظریں گھمائیے، نہ ہی مسجد کے نقش و نگار دیکھئے، بس ایک ہی تڑپ ایک ہی لگن ایک ہی خیال ہو کہ بھاگا ہوا مُجرم اپنے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پیش ہونے کے لیے جارہا ہے۔

مجرم بلائے آئے ہیں جاءُوک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

اگر مکروہ وقت نہ ہو اور غَلَبۂ شوق مُہلَت دے تو دو دو رکعت تَحِیَّۃُ المسجد وشکرانۂ بارگاہِ اقدس ادا کیجئے۔

اب ادب وشوق میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے آنکھیں نیچی کیے، آنسو بہاتے، لرزتے، کانپتے، گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فضل وکرم کی اُمید رکھتے آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَدَمَینِ شَرِیْفَین کی طرف سے سُنہری جالیوں کے رُوبرُو مُواجَہَہ شریف میں حاضر ہوں، دل شوق میں یہ یقین رکھے جب کریم نے در پہ بلا لیا تو حسبِ وعدہ قیامت میں شفاعت سے بھی محروم نہیں فرمائیں گے۔

مَنْ زَارَ تُرْبَتِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ
اُن پر دُرود جن سے نوید اِن بُشَر کی ہے

ہرگز ہرگز مسجد اقدس میں کوئی حرف چلا کر نہ نکلے، یقین جانو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے۔ ان کی اور تمام انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صرف وعدہ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لیے تھی۔ ان کا انتقال صرف نظر عوام سے چھپ جانا ہے۔ امام محمد ابن الحاج مکی مدخل

اور امام احمد قسطلانی مواہب اللدنیہ میں اور ائمہ دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں:
لَافَرْقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَحَیَاتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مُشَاھَدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ وَمَعْرِفَتِہٖ بِاَحْوَالِھِمْ وَنِیَّاتِھِمْ وَعَزَائِمِھِمْ وَخَوَاطِرِھِمْ وَذٰلِکَ عِنْدَہٗ جَلِیٌّ لَاخِفَاءَ بِہٖ۔ یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ووفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں اور ان کی نیتوں، ان کے ارادوں، ان کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں، اور یہ سب حضور پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً کوئی پوشیدگی نہیں۔ (المدخل لابن الحاج، فصل فی زیارۃ القبور، دار الکتاب العربی بیروت، ۱/۲۵۲)

مواجہہ شریف

اب سراپا ادب بنے زیرِ قندیل اُن چاندی کی کیلوں کے سامنے جو سُنہری جالیوں کے دروازۂ مبارَکہ میں اوپر کی طرف جانبِ مشرِق لگی ہوئی ہیں قبلے کو پیٹھ کیے کم از کم چار ہاتھ (یعنی تقریباً دو گز) دُور نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور کی طرف رُخ کرکے کھڑے ہوں کہ "فتاویٰ عالمگیری" وغیرہ میں یہی ادب لکھا ہے کہ یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃِ یعنی "سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربار میں اس طرح کھڑا ہو جس طرح نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔" یاد رکھئے! سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے مزارِ پُرانوار میں عین حیاتِ ظاہری کی طرح زندہ ہیں اور آپ کو بھی دیکھ رہے ہیں بلکہ آپ کے دل میں جو خیالات آرہے ہیں اُن پر بھی مُطَّلع یعنی آگاہ ہیں۔ خبردار! جالی مبارک کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچئے کہ یہ

خراسان یا مصر کے گھوڑے بندھے ہوئے دیکھے جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بطورِ ہدیہ پیش کئے گئے تھے۔ ان سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ چنانچہ، میں نے عرض کی: "یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں" تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے میں دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیں۔ تو فرمایا: مجھے اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ اس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں جس میں اس کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا روضۂ انور ہے"۔ (احیاء علوم الدین، کتاب العلم، باب ثانی فی العلم المحمود والمذموم واقسامهما واحکامهما، ج ۱، ص ۴۸)

دیارِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی حاضری

سنبھل جا اے دلِ مضطر مدینہ آنے والا ہے
لٹا اے چشمِ تر گوہر مدینہ آنے والا ہے
الٰہی میں طلب گارِ فنا ہوں خاکِ طیبہ میں
الٰہی کر نثار در مدینہ آنے والا ہے
وہ چمکا گنبدِ خضریٰ وہ شہرِ پرضیا آیا
ڈھلے اب نور میں پیکر مدینہ آنے والا ہے
غبارِ راہِ انور کس قدر پرنور ہے اختر
تنی ہے نور کی چادر مدینہ آنے والا ہے

(حضور تاج الشریعہ مدظلہ)

جب مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہو تو حاضری میں خاص زیارتِ اقدس کی نیت کرو

یہاں تک کہ امام ابن الہمام فرماتے ہیں اس بار مسجد شریف کی بھی نیت نہ کرے۔ راستہ بھر درود و ذکر شریف میں ڈوب جاؤ۔

جب حرمِ مدینہ نظر آئے بہتر یہ ہے کہ پیادہ ہو لو، روتے، سر جھکاتے، آنکھیں نیچی کئے، اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلو بلکہ۔

جائے سر است اینکہ تو پا می نہی
پائے نہ بینی کہ کجا می نہی
حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

جب قبۂ انور پر نگاہ پڑے درود و سلام کی کثرت کرو، جب شہرِ اقدس تک پہنچو جلال و جمالِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصور میں غرق ہو جاؤ، حاضری مسجد سے پہلے تمام ضروریات جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعث ہو نہایت جلد فارغ ہو، ان کے سوا کسی بیکار بات میں مشغول نہ ہو۔ معاً وضو اور مسواک کرو اور غسل بہتر، سفید و پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، سرمہ اور خوشبو لگاؤ اور مشک افضل ہے۔ اب فوراً آستانہ اقدس کی طرف نہایت خشوع وخضوع سے متوجہ ہو، رونا نہ آئے تو رونے کا منہ بناؤ، اور دل کو بزور رونے پر لاؤ۔

اے جوشِ جنوں خاموش نہ رہ کچھ خاک اڑا ویرانے کی
دیوانہ بننا تو مشکل ہے صورت ہی بنا دیوانے کی

جب درِ مسجد پر حاضر ہو صلوٰۃ وسلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہرو گویا سرکار ذی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شاہی دربار میں حاضری کی اجازت مانگتے ہو۔ اب "بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھ کر اپنا سیدھا قدم مسجد شریف میں رکھئے اور ہمہ تن ادب ہو کر داخلِ مسجدِ نبوی علٰی صاحِبِہا الصلوٰۃ والسَّلام ہوں۔ اس وقت جو تعظیم و ادب فرض ہے وہ ہر

مکہ مکرمہ کے چند تاریخی مقامات

مولد النبی ﷺ

یوں تو حرم کا ذرہ ذرہ ہی رشک طور ہے۔ کوئی پہاڑ ہو، یا وادی، مکان ہو، یا صحرا، ارض سنگلاخ ہو، یا گلستان، سبھی نور ہی نور ہیں مگر جس مکان میں سید الانبیا خاتم النبیین ﷺ کی ولادت ہوئی اس کی شان ہی الگ ہے یہ مکان آپ کا آبائی مکان تھا۔ جب حضور ﷺ سفر ہجرت پر روانہ ہوئے تو یہ مکان اپنے چچا زاد بھائی عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیا۔ ان سے یہ مکان محمد بن یوسف ثقفی نے خرید لیا، خلیفہ ہارون رشید علیہ الرحمہ کے دور میں ان کی والدہ نے محمد بن یوسف سے خرید کر یہاں مسجد بنوادی۔ (اخبار مکہ ازرقی مولد النبی ﷺ وشفا، جلد ۱، ص ۲۶۹)

یہ مسجد مبارک مختلف ادوار سے گزرتی رہی، خلیفہ الناصر عباسی، ملک مظفر، حفیدہ المجاہد، ملک اشرف، سلطان سلیمان خان نے اپنے اپنے زمانوں میں اس مسجد کی خدمت میں نمایاں حصہ لیا۔ ۱۰۰۹ھ مراد خان نے اسے از سر نو تیار کیا دولت عثمانیہ میں یہاں درسگاہ بنا دی گئی۔ (تاریخ مکہ، جلد ۱، ص ۳۵۴)

عباس بن یوسف قطان نے ۱۳۷۰ھ میں بہترین مکان تعمیر کرنے کا منصوبہ کیا۔ جسے ان کے بیٹے شیخ امین نے مکمل کیا۔ جس میں عوام کے استفادہ کے لئے قیمتی کتب کا ذخیرہ رکھا گیا۔ آج اس مکان پر "المکتبہ" کا جلی بورڈ لکھا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ مقدس جگہ سوق اللیل میں واقع ہے حرم پاک کی صفا کی سمت سے غزہ بازار کو جائیں تو دائیں آتی ہے۔ اس جگہ کا نام اہل مکہ کی زبان

پر "ردم نبی" رہا۔ عسفان میں بھی اس کا نام "ردم" عبداللہ جراد کی روایت سے ملتا ہے۔

"ولد رسول اللہ ﷺ بالرّدم" (شفاء، ص ۳۶۹)

فائدہ

مکہ معظمہ کی پہاڑی ابوقبیس کے دامن میں محلہ "قشاشیہ" میں سوق الیل نامی گلی میں یہ مکان واقع ہے، موقف السیارات (بسوں کا اڈہ) کے بالکل متصل دائیں جانب ہے یہاں تک پہنچنے کا آسان طریقہ یہی ہے کہ صفا کے کسی بھی دروازے سے حرم سے باہر آجائیں اور سیدھے ہاتھ پر پہاڑی کے نیچے مکانات کے ساتھ ساتھ چلیں۔ تقریباً چھ ۶ فرلانگ کے فاصلے پر سیدھے ہاتھ کو یہ مکان نظر آئے گا۔ جس پہ "مکتبہ مکۃ المکرمہ" کا بورڈ نظر آئے گا۔ یہی مولد النبی ﷺ ہے۔

علامہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "کتاب الاعلام" میں فرماتے ہیں:

"ویستجاب الدعاء فی مولد النبی ﷺ"۔ ترجمہ: "حضور ﷺ کی ولادت گاہ پر دعا قبول ہوتی ہے"۔

اور یہاں پر پیر کی رات کو وہاں محفل ذکر ہوا کرتی تھی۔ (کتاب الاعلام، ص ۳۵۵)

اب نجدی حکومت نے سب ختم کر دیا ہے اور تعصب اتنا بڑھ چکا ہے کہ جس کے بارے میں پختہ یقین ہو کہ یہ نجدی ہے وہی اس مکتبہ میں جا سکتا ہے ورنہ سنی اہل علم کو مکتبہ کے اندر تک نہیں جانے دیتے جس کا فقیر قادری نے بذات خود مشاہدہ و تجربہ کیا ہے۔

دارِ ارقم

مشہور مقام صفا کے قریب واقع ہے۔ شروع اسلام میں حضور سید عالم ﷺ اسی

میں رہا کرتے تھے، مشورے ہوتے، تبلیغی نظام کو پروان چڑھانے کے منصوبے بنتے، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اسی مکان میں حاضر ہو کر ایمان لائے تھے۔ سیدہ خدیجہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حویلی کے بعد اسے شرف حاصل ہے کہ حضور علیہ السلام دیر تک اس میں رہے اور سب سے بڑی وجہ شرف حضور ﷺ کی نسبت ہے۔ خلیفہ ہارون الرشید رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے اس جگہ پر مسجد تعمیر کروائی۔ بعد ازاں امین الملک مصلح، وزیر الجواد، المستعصر عباسی، جمال الدین، شرف الاسلام، ابوجعفر سلطان مراد خاں، ابراہیم کلب نے اپنے اپنے دور میں اس کی مرمت و تزئین میں حصہ لیا۔ (شفا، ص ۳۶، جلد ۱، تاریخ مکہ، جلد ۱، ص ۳۶۰)

فائدہ

کوہ صفا کی طرف جائیں تو بائیں طرف کوہ صفا سے بالکل متصل دار ارقم والی جگہ ہے، اسی جگہ کئی حضرات مشرف با اسلام ہوئے جن میں حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ ۱۹۵۵ء میں اس طرف توسیعی منصوبہ عمل میں آیا تو دار ارقم کو اس میں شامل کر دیا گیا۔ اور یادگار کے طور پر مسعیٰ میں صفا کے قریبی دروازے کا نام "باب دار الارقم" رکھ دیا گیا۔ (اخبار مکہ للفاکہی، جلد ۳، ص ۳۳۰)

جنت المعلیٰ

مکہ مکرمہ کے مقدس قبرستان کو "جنت المعلیٰ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ قبرستان مکہ مکرمہ کے تاریخی مقامات میں سے ایک ہے جو مسجد حرام کی مشرقی جانب ایک پہاڑی کی گھاٹی میں واقع ہے۔ جنت المعلیٰ کی شان بیان کرتے ہوئے حضور سید

عالم ﷺ نے فرمایا:

"من اقبر فی ہذہ المقبرۃ بعث آمنا یوم القیمۃ"۔ جو شخص مکہ مکرمہ کے قبرستان (جنت المعلیٰ) میں دفن کیا گیا وہ قیامت کے دن امن سے اٹھے گا۔" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مقدس قبرستان کے ستر ہزار افراد بلا حساب جنت میں جائیں گے۔ (بلد الامین، ص ۲۱۷)

فائدہ

اس وقت نجدی حکومت نے جنت المعلیٰ کے بیچ میں سڑک نکال کر اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ شمال میں ایک چھوٹے سے احاطے میں حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضور ﷺ کے خاندان بنو ہاشم کے اکثر بزرگ یہیں مدفون ہیں اور اس حصہ کو دیوار و دروازہ لگا کر بند کر دیا گیا ہے اس مقدس قبرستان میں ام المومنین حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، حضرت اسما بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضور ﷺ کے دادا جناب عبدالمطلب، اور آپ ﷺ کے چچا جناب ابو طالب، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت فضیل بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، اور حضور ﷺ کے صاحبزادگان حضرت قاسم رضی اللہ عنہ، حضرت طیب رضی اللہ عنہ، حضرت طاہر رضی اللہ عنہ بن رسول ﷺ کے مزارات ہیں۔ اس کے علاوہ بے شمار تابعین رحمہم اللہ اور اولیاء عظام مدفون ہیں۔ (زیارات مکہ، ص ۱۶۶)

علامہ فاکہی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

مکہ مکرمہ کے پہاڑوں کی گھاٹیوں کا قدرتی رُخ ٹھیک سمتِ قبلہ کی طرف نہیں ہے" سوائے جنت المعلیٰ " کے اس کا رُخ خطِ مستقیم سے قبلہ کی طرف ہے۔ (اخبار مکہ للفاکہی ج ۴، ص ۶۷)

جبل ابو قُبیس

یہ مقدس پہاڑ بیت اللہ شریف کے بالکل سامنے کوہ صفا کے قریب واقع ہے حدیث میں ہے کہ یہ دنیا کا سب سے پہلا پہاڑ ہے۔ حجر اسود جنت سے یہیں نازل ہوا تھا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پہاڑ پر جلوہ افروز ہو کر چاند کے دو ٹکڑے فرمائے تھے۔ یہاں مسجد بلال واقع تھی جو شہید کر دی گئی۔ یہاں سلطان عبدالمجید کا قلعہ تھا جو منہدم کر دیا گیا۔ اب یہ جگہ دیگر مقامات کی طرح سعودی شہزادگان کے قبضہ میں ہے اور یہاں ان کے عیش و آرام کے لیے مکانات بنائے گئے ہیں عام لوگوں کے ادھر جانے پر سخت پابندی ہے۔

خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مکان

مکہ مکرمہ کی اہم جگہوں میں ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مکان بھی ہے، رسول اللہ ﷺ شادی کے بعد سے ہجرت تک اس مکان میں مقیم رہے۔ اسی مکان میں حضور ﷺ کی اولاد اطہار میں سوائے سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سبھی یہاں پیدا ہوئے اور پرورش پائی، سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال بھی اسی مکان میں ہوا۔ اسی مکان میں حضرت جبریل امین علیہ السلام وحی لیکر حاضر ہوا کرتے تھے۔

محب طبری فرماتے ہیں: مسجد حرام کے بعد تمام مکانات سے اعلیٰ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مکان ہے۔

فائدہ

یہ متبرک مکان مروہ کے دامن میں واقع ہے۔ صفا اور مروہ کی بالائی جانب سے

باہر نکلیں تو جمعہ بازار میں داخل ہوتے ہی دائیں جانب زرگروں کی پہلی گلی میں یہ مکان واقع ہے۔ (بلد الامین، ص ۲۰۱)

غار جبل ثور

یہ وہ مقدس غار ہے جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رفیق خاص حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بوقت ہجرت تین رات قیام پذیر رہے۔ جبل ثور مکہ مکرمہ کی دائیں جانب مسفلہ سے آگے کم و بیش چار کلومیٹر پر واقع ہے۔ جبل ثور پر چار غار ہیں جن میں سے تیسرا غار ثور ہے دو نیچے اور ایک اس سے اوپر ہے۔ اس غار کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کے اندر جو کوئی بھی اونچی آواز میں بات کرے تو باہر آواز قطعی نہیں آتی اور جو کوئی غار کے باہر آہستہ بات بھی کرے تو غار کے اندر بہت تیز آواز آجاتی ہے۔

شارع ابراہیم خلیل سے متصل محلّہ "مسفلہ" کہلاتا ہے۔ یہ انتہائی قدیم نام ہے اور حضرت سیّدہ حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ نام رکھا تھا۔ یہاں "کُدیٰ" کے پہاڑ ہیں۔ کُدی کے پہاڑوں کا معراج شریف کے واقعہ میں ذکر ہے۔ جبل ثور مکۃ المکرمہ کے بلند پہاڑوں میں شمار کیا جاتا ہے، کیونکہ دور سے یہ پہاڑ کسی بیل کے کوہان کی طرح لگتا ہے اسی لیے عربی میں اسے "ثور" کہتے ہیں اور اس پر جو غار واقع ہے وہ بھی دیکھنے میں بیل کی طرح ہی لگتا ہے اسی لیے اس غار کو بھی "ثور" کہتے ہیں۔

ہجرت مدینہ کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غار میں تین رات قیام فرمایا تھا۔ پیارے کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ حکمت اختیار فرمائی کہ مکۃ المکرمہ کے جنوب میں واقع غار ثور میں قیام فرمایا حالانکہ مدینۃ المنورہ تو مکۃ المکرمہ کے شمال میں واقع

ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ آپ ہجرت کے موقع پر مقام "سَرِف" جہاں ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا مزار شریف واقع ہے وہاں کسی پہاڑ کے غار میں قیام فرماتے، لیکن آپ نے سمتِ مدینہ کی مخالف دوسری جانب غارِ ثور میں قیام فرمایا جو اس امر کی دلیل ہے کہ آپ کا یہاں ٹھہرنا اللہ کے حکم سے تھا اور حکمت سے خالی نہ تھا وہ حکمت کیا تھی؟ وہ حکمت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جب اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و شان کو بیان فرمایا تو کوہِ طور پر موجود ایک سانپ سُن رہا تھا اُسے اشتیاق ہوا کہ اللہ کے حبیب کی زیارت کروں تو اس کی تمنا کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اُس کی عمر دراز کی، نیز اُسے مکۃ المکرمہ میں جانے اور وہاں ٹھہر کر اپنی مراد پوری ہونے میں انتظار کا حکم فرمادیا، جب اس سانپ نے دیدار کے شوق میں سفر کیا تو کوہِ طور کے ٹکڑے یعنی جبل ثور کے غار میں آکر قیام کیا، کیونکہ وہ کوہِ طور کا جُز ہونے کی وجہ سے جبل ثور سے مانوس تھا۔

پیارے آقا مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شب ہجرت اس غار میں تشریف لے آئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر اس پہاڑ کی بلندی کو طے کیا تا کہ اگر تعاقب میں آنے والے مشرکین پیروں کے نشانات دیکھیں تو انہیں ادراک ہو کہ دو افراد نہیں بلکہ ایک ہی شخص کے پیروں کے نشان ہیں۔ جبل ثور کے انتہائی بلندی کے دوسری جانب کچھ نشیب اور پھر بلندی پر ڈھلوان کی جانب غارِ ثور واقع ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود اقدس سے متعلق حضرت سیدہ آمنہ صادقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ "جب میرے بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ ہوئی تو میں نے سنا کوئی حکم دے رہا تھا کہ انہیں لے جاؤ اور ساری دنیا کے انسانوں سے وزن کرو۔ پھر میرے سامنے سے میرا بیٹا نظروں سے اوجھل ہو گیا کچھ دیر بعد میرا بیٹا لایا گیا تو پھر میں نے سنا کہ ہم نے ان کا موازنہ دنیا کے سارے انسانوں سے کیا جو قیامت تک آئیں گے ان سے بھی کیا، یہ ایسے صاحبِ فضیلت ہیں کہ سب پر بھاری رہے"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اعتبار سے مثلاً حسن و جمال، عقل و کمال، علم و اعمال اور قوت جسمانی کے خد و خال۔ سب سے اعلیٰ اور بالا ہیں۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

خلق سے اولیا اولیا سے رُسل

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، اپنے آقا، دو عالم کے والی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر غارِ ثور تک گئے۔ یاد رکھیے! شب ہجرت ۲۸ یا ۲۹ صفر تھی جس میں چاند غروب ہوتا ہے۔ جبل ثور مکمل تاریکی میں تھا اور اس پر سنگریزے بہت تھے اوپر جانے کا راستہ نہیں تھا اس لیے کہ یہ تقریباً تیرہ ہزار فٹ بلند ہے یعنی اس بلندی کو سطح زمین پر دیکھیں تو یہ فاصلہ تقریباً ڈھائی میل پیمائش ہوگا۔

اتنی بلندی پر عام طور پر اہل عرب گریز کرتے تھے اس لیے راستہ دشوار گزار تھا بمقابلہ جبل نور جہاں غارِ حرا واقع ہے وہاں لوگوں کے جاتے جاتے ایک پگڈنڈی سی وجود میں آگئی تھی اور جانا آسان ہو گیا تھا۔ لیکن جبل ثور پر چڑھنا آسان نہ تھا جبکہ ایسی صورت میں کہ رات کا اندھیرا ہو، ننگے پیر ہوں، سنگریزے ہوں، صرف پنجوں کے بل چلنا ہو اور سارے جہاں کا بار لیے ہوئے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کندھوں پر ہوں اور یہ کندھے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہوں سبحان اللہ.......... سوائے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ

عنہ کی کے بس کی بات نہیں۔ غار کے دہانے پر پہنچ کر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ یہاں ٹھہریئے میں پہلے اندر جاتا ہوں اور غار کی صفائی کرتا ہوں تاکہ کوئی کیڑا یا جانور آپ کو نقصان نہ پہنچادے۔ غار میں متعدد سوراخ تھے اپنی چادر سے ٹکڑے بنا بنا کر تمام سوراخ بند کر دیے۔ ایک سوراخ باقی رہ گیا اور موجود کپڑا ختم ہوگیا، حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس سوراخ پر اپنے پاؤں کی ایڑی رکھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ادب سے اندر تشریف لانے کو کہا۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام غار میں تشریف لے گئے اور اپنے غلام و جاںنثار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زانوؤں پر سر رکھ کر آرام فرما ہوئے۔ اسی غار میں وہ سانپ برسہا برس سے جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا متمنی تھا، سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غار میں تشریف فرما ہونے پر غار منور ہوگیا، شب کی تاریکی اور تیرگی محبوب خدا کی نورانیت کے صدقے دور ہوگئی غار ثور نبوت سے منور اور ریحان رسالت سے معطر ہوگیا۔ سانپ نے جان لیا کہ قسمت یاوری کرگئی ہے اور یقیناً آج کی شب اس غار میں نبی آخرالزماں کی جلوہ گری ہوگئی ہے چنانچہ اُس نے باہر آنا چاہا تو سوراخ بند تھا یعنی کپڑا لگا ہوا تھا ایک ایک کر کے تمام سوراخوں سے باہر نکلنے کی کوشش کی لیکن ممکن نہ ہوسکا تو پھر اُسے جب ایک سوراخ پر کپڑے کے بجائے گوشت پوست کی کوئی چیز یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایڑی محسوس ہوئی تو اس نے اپنی فطرت کے مطابق ان کی ایڑی پر کاٹا یعنی ڈسا، تاکہ باہر نکلنے کا راستہ بنے۔ وہ سانپ صحرائے سینا کا رہنے والا تھا انتہائی زہریلا تھا یہاں مکہ میں بھی اُسے رہتے ہوئے دو ہزار برس ہوگئے تھے اور مکہ کی شدید گرمی اور پہاڑ کی حدت میں زہر کا اثر بہت بڑھ جاتا ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو فوراً پیر ہٹالیتا، لیکن یہ یارِ غار ہیں اور جاں نثار ہیں، شدید تکلیف ہورہی ہے،

زہر جسم میں سرایت کر رہا ہے لیکن استقامت کے پیکر بنے اپنی ایڑی سے سوراخ بند کیا ہوا ہے۔ شدت تکلیف سے آنکھوں میں آنسو آ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ زیبا چہرۂ اقدس پر آنسو گرے۔ تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خوابیدہ چشمان مقدس کھولیں اور حضرت ابوبکر سے دریافت فرمایا! کیا بات ہے؟ انہوں نے سارا ماجرا عرض کیا کہ ایڑی میں کسی زہریلی شئ نے کاٹا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر! اپنی ایڑی سوراخ سے ہٹاؤ۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سوراخ سے ایڑی ہٹائی تو وہ سانپ باہر آیا اور ادب سے "السلام علیک یارسول اللہ" کہا! اور صدیوں پر پھیلی اپنے اشتیاق و محبت کی داستان عرض کی۔ میرے حج کے ساتھیو! یہاں ایک بات وجدانِ محبت کی یہ عرض کرنا چاہتا ہوں روایت اور کتاب سے اس کا تعلق نہیں بلکہ محبت کی بات ہے، سانپ نے شاید یہ عرض بھی کیا ہو کہ میں آپ کے ساتھی کو ڈسنے کا سبب بنا ہوں، مقصد زیارت تھا، اب جبکہ زیارت ہوگئی اور میں تو کئی ہزار برس زندگی گذار چکا ہوں تو میں اپنے ہی زہر کو چوس کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی کی تکلیف کو دور کر دیتا ہوں لیکن اس کے نتیجے میں سانپ کی موت واقع ہوجاتی لہٰذا ہمارا وجدانِ ایمان کہتا ہے کہ میرے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ گوارا نہیں فرمایا ہوگا۔ کہ میری بارگاہ میں سلام عرض کرنے جو آئے تو جواب میں اُسے سلامتی ہی ملے گی اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے منع فرمادیا ہوگا کہ اے سانپ! تجھے زہر تقسیم کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے زہر واپس لینے کی قوت نہیں بخشی۔ جبکہ میرے خالق و مالک، رب ذوالجلال نے مجھے راحت، نعمت، شفا اور صحت بخشنے کی قوت عطا فرمائی ہے۔ میں مصیبت دور کر کے مسرت و فرحت عطا کرتا ہوں، چنانچہ رسول السلام نے سلامتی سانپ کو بھی عطا کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایڑی کے زخم پر اپنا لعاب دہن لگا دیا، جس کے نتیجے میں سیدنا صدیق

الاسفار"۔ ترجمہ: یہ مکان رسول اللہ ﷺ کے یارِ غار اور سفر کے ساتھی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

اس مکان کے سامنے کی دیوار پر پتھر تھا جسے لوگ احترام سے دیکھتے تھے اسے ہاتھ لگا کر برکت حاصل کرتے تھے۔ مشہور ہے جب حضور ﷺ یہاں سے گزرتے تو یہ آپ کو سلام کیا کرتا، ہوسکتا ہے یہی پتھر ہو وہ جس کے متعلق حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"انی لاعرف حجرا بمکۃ کان یسلم علیّ" اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مکہ مکرمہ میں مجھے سلام کیا کرتا تھا۔ (بلد الامین، ۲۰۲)

فائدہ

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان محلہ مسفلہ میں تھا۔ یہ محلہ خانہ کعبہ کے حصۂ دیوار مستجار کی جانب واقع ہے۔ محلہ مسفلہ میں حرم کی جانب سے داخل ہوتے ہی دائیں جانب ذقاق صواغین (زرگروں والی گلی) میں واقع ہے، نیچے مکان اور اوپر مسجد ہے ،اسی محلہ میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مکانات ہیں ۔ اس مکان میں کئی مرتبہ رحمت عالم ﷺ تشریف لائے اور یہیں سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر غار ثور کی طرف تشریف لے گئے تھے۔ (زیارات مکہ مکرمہ، ص ۲۰۷)

محلہ مسفلہ

یہ محلہ بڑا تاریخی ہے۔ حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ سیّدہ حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے آباد کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی کچھ عرصہ قیام فرمایا۔ سیّدنا صدیق اکبر و فاروق اعظم اور سیّدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اسی محلہ میں قیام پذیر تھے۔

مزار مبارک امُ المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جاتے ہوئے تنعیم کے مقام سے تقریباً بارہ کلومیٹر آگے نواریہ کے مقام پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار پُرانوار واقع ہے۔

"نواریہ" جس کا قدیم نام "سَرِف" ہے۔ یہاں ام المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا آرام فرمارہی ہیں۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے آخری زوجہ محترمہ ہیں۔ آپ کے بعد رسول اکرم نور مجسم ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے نکاح نہیں فرمایا۔ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا نام "بَرّہ" تھا، مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "میمونہ" نام رکھا۔ "میمونہ" یُمن سے مشتق ہے اور اس کے معنی ہیں "برکت" اور "میمون" یا "میمونہ" کے معنی ہیں: مبارک۔

ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی ولادت مقام "سرف" متصل مکۃ المکرمہ میں ہوئی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقد (نکاح) بھی اسی مقام پر ہوا، آپ کا وصال مبارک بھی یہیں ہوا اور تدفین بھی اسی مقام پر عمل میں آئی۔

سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح مسعود بن عمرو بن عمیر ثقفی رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا، انہوں نے کسی وجہ سے طلاق دے دی تھی، پھر سیّدہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا نکاح ابورہم بن عبدالعزیٰ سے ہوا۔ ۷ ہجری میں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوگئیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بہنوئی تھے، چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سیّدہ میمونہ سے نکاح کے لیے ترغیب دی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چچی حضرت

علیہ وسلم ان ہی کے سامنے سے گزر گئے مگر انہیں پتہ نہیں چلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کاشانہ اقدس میں اپنے مبارک بستر پر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو آرام فرمانے اور آئندہ دو یا تین روز میں ساکنان مکہ کی امانتیں وغیرہ ان کے مالکان کو لوٹانے کے بعد ہجرت کرنے کی ہدایت فرمائی۔ یہاں حضرت علی کی فضیلت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ سیّدنا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ بستر رسول پر آرام کرنے کا مطلب موت کے سوا کچھ نہیں کیونکہ مشرکین محاصرہ کے بعد گھر میں داخل ہو کر نقصان پہنچائیں گے۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے بعد میں خود بیان فرمایا تھا، ''میں سب سے زیادہ مطمئن اور بے خوف اسی شب بستر رسول پر تھا اور سب سے اچھی نیند اسی شب آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر آئی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یٰسین شریف کی آیت نمبر ۹ کی جو تلاوت فرمائی وہ اس طرح ہے:

وَ جَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ○

اور اس کا مفہوم یہ ہے، ''اور ہم نے ان کے آگے دیوار بنا دی اور ان کے پیچھے ایک دیوار اور انہیں اوپر سے ڈھانک دیا تو انہیں کچھ نہیں سوجھتا۔'' (کنزالایمان)

جب حضور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر کی جانب جا رہے تھے تو کوہ صفا کے آگے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت فرمانے پر یہ جواب عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: جب آپ نے ایک ماہ قبل ہجرت سے متعلق فرمایا تھا، اُسی وقت سے ہر شب آپ کا انتظار کرتا ہوں تاکہ آپ کو مجھ غلام کے دروازے تک آنے اور دستک دینے کی بھی زحمت نہ ہو۔ دوسری روایت میں ہے کہ رسول رحمت قاسم نعمت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر کے دروازے پر تشریف لائے اور آہستہ دستک دی تو پہلی ہی دستک پر فوراً دروازہ کھل گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ: ''کیا تم دروازے سے متصل کھڑے تھے؟'' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ''جب آپ نے ایک ماہ قبل ہجرت سے متعلق فرمایا تھا، اُسی دن سے ہر شب ابوبکر آپ کا انتظار اپنے دروازے پر کھڑے ہو کر کرتا ہے ایک ماہ سے ابوبکر کے جسم نے بستر سے اپنے رشتہ کو کاٹ رکھا ہے۔ تاکہ آپ کو دروازہ پر انتظار کی زحمت نہ ہو۔ یارسول اللہ! میں نے سواری کے جانور اور زادِ راہ اپنے غلام عامر بن فہیرہ کے ذریعے سے مدینہ منورہ کے راستے میں پہلے ہی سے تیار رکھے ہیں۔

غارِ حرا

تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ظہورِ رسالت سے پہلے یہاں ذکر و فکر میں مشغول رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی اسی غار میں اُتری یہ غار مبارک مسجد الحرام سے جانب مشرق تقریباً چار کلومیٹر جبل نور پر واقع ہے۔ غارِ حرا غارِ ثور سے افضل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ صحبت اور قرب کے سبب کہا جاتا ہے کہ غارِ ثور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تین رات رہے اور غارِ حرا میں ایک ماہ۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکانِ مبارک

یہ مکان بھی مکہ مکرمہ کے متبرک مکانات سے ایک ہے اس کے دروازہ پر پتھر کندہ ہے۔

''ھذہ الدار لرفیق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الغار و رفیقہ فی

اکبر رضی اللہ عنہ کو صحت وراحت نصیب ہوئی۔

ایک مرتبہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینۃ المنورہ میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ "میرے ابوبکر سے نہ الجھا کرو یہ تو وہ ہے جس نے مکہ میں مجھ پر دو مرتبہ جان قربان کی ہے۔ ایک مرتبہ بیت اللہ شریف کے صحن یعنی مطاف میں اور دوسری مرتبہ غار ثور میں"۔

غار ثور میں سرور عالم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو معجزے ظاہر ہوئے اور غار ثور کے باہر دروازے پر بھی دو معجزے ظاہر ہوئے۔ مشرکین مکہ تعاقب وتلاش میں جبل ثور کے دامن تک آئے پھر یقین وبے یقینی کی کشمکش میں پہاڑ کے اوپر مختلف غاروں میں تلاش کرتے رہے جبل ثور پر کئی غار واقع تھے۔ یہاں تک وہ غار ثور کے دہانے پر بھی آئے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے غار کے منہ پر مکڑی نے جالا بُن دیا تھا کہ اگر کوئی شخص اندر گیا ہوتا تو مکڑی کا جالا سلامت نہ ہوتا اور نہ ہی کبوتری انڈوں کو سہہ رہی ہوتی۔ غار کے اندر دو معجزات یوں ظاہر ہوئے کہ پانی کی ضروریات کے لیے اللہ تعالیٰ نے غار کی چھت سے پانی ٹپکانا شروع کیا، عموماً پانی زمین سے متصل ہوکر نکلتا ہے یعنی غار کے فرش سے نکلتا تو تعجب کی بات نہ ہوتی، لیکن اللہ تعالیٰ نے غار کی چھت سے پانی عطا فرمایا یہ معجزہ ہے۔ دشت وجبل کا قدرتی یہ وصف ہے کہ وہاں آواز بالعموم گونجتی ہے بلکہ بازگشت کی کیفیت ہوتی ہے۔ غار میں تین دن اور تین رات قیام رہا، ظاہر ہے خاموشی سے وقت نہیں گزارا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ معجزہ ظاہر فرمایا کہ قانون قدرت میں تبدیلی فرمائی۔ غار کے باہر آہٹ ہو تو غار کے اندر بلند آواز محسوس ہو اور غار کے اندر کوئی بات کی جائے تو اس کی آواز باہر سنائی نہ دے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طمانیت قلبی

کے لیے کہ انہیں یہ اندیشہ لاحق تھا کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف یا نقصان نہ پہنچے یہ آیت کریمہ جو سورۂ توبہ آیت ۴۰ میں موجود ہے نازل فرمائی:

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَ اَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ ترجمہ: انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے، جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ اتارا، اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں، اور کافروں کی بات نیچے ڈالی اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

روایت میں آتا ہے کہ غارِ ثور کے دہانے پر جو کبوتری کے انڈے تھے ان انڈوں سے کبوتروں کی جو نسل جاری ہے وہ آج بھی کثرت سے مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ میں موجود ہیں۔ ہجرت اور سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے متعلق ایک اہم واقعہ یہ بھی ذہن نشین رکھیے۔ جب پیارے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو ہجرت کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ مجھے خاص طور پر فرمانے کا مقصد یہی ہے کہ سرکار نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم سفر ہجرت میں مجھے ساتھ رکھیں گے۔ تقریباً ایک ماہ بعد جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب ہجرت اپنے کاشانہ اقدس سے باہر تشریف لائے تو مشرکین محاصرہ کیے ہوئے تھے اور نعوذ باللہ ان کا مقصد یہ تھا کہ آپ کو آج شب قتل کردیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ یٰسین کی آیت نمبر ۹ کی تلاوت فرما کر مشرکین کی طرف کچھ خاک یا کنکریاں پھینک دیں جس سے وہ محاصرہ کیے ہوئے مشرکین اندھے ہوگئے اور آپ صلی اللہ

لبابۃ الکبریٰ جن کی کنیت ام الفضل تھی انہوں نے اپنی ہمشیرہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نکاح پر آمادہ کیا۔ جب ۷ ر ہجری میں سیّد المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے وقت کا قضا کیا ہوا عمرہ ادا کرنے کے لیے مکۃ المکرمہ تشریف لائے۔ اسی موقع پر یہ نکاح منعقد ہوا۔ اسی ''نواریہ یا سَرِف'' کے مقام پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام احرام کی حالت میں تھے، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی معتمر اور مُحرِم تھے۔ عم رسول حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ بھی حالت احرام میں تھے اور آپ ہی اپنی خواہر نسبتی سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے وکیل نکاح بنے اور آپ ہی نے خطبۂ نکاح پڑھا۔

سیدہ ام المؤمنین سے حضور کا نکاح ذوالقعدہ ۷ ر ہجری میں ہوا اور ان کا وصال ۵۱ ر ہجری میں بعمر ۸۰ ر سال اسی مقام سرف پر ہوا۔

ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ ہند بنت عوف کو سسرال کے لحاظ سے ''اکرم الناس'' کہا جاتا ہے۔ ابن قتیبہ نے ''معارف'' میں لکھا ہے کہ پوری روئے زمین میں ہند بنت عوف سے زیادہ کوئی عورت اپنے دامادوں کے لحاظ سے بزرگ اور خوش قسمت نہیں ہے۔

۱۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ داماد ہیں۔

۲۔ سیّد الشہدا حضرت سیّدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما داماد ہیں۔

۳۔ سیّدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ داماد ہیں۔

۴۔ سیّدنا حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ داماد ہیں۔

۵۔ سیّدنا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ داماد ہیں۔

۶۔ حضرت سیّدنا شدّاد ابن الہاد رضی اللہ عنہ داماد ہیں۔

یہ حضرت شدّاد رضی اللہ عنہ وہی صحابی ہیں جنہوں نے حضور کے اس طویل سجدے کو ملاحظہ کیا تھا۔ جس میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہا پنے نانا جان کی پشت پر دوران سجدہ بیٹھ گئے تھے۔

ہند بنت عوف کی دوسری خوش قسمتی یہ ہے کہ ان کی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقد میں رہیں۔

حضرت ام المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے ۷۶ ر احادیث مروی ہیں۔

شعب ابی طالب

وہ پہاڑی گھاٹی جہاں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جملہ خاندان، بنو ہاشم کے ہمراہ تین سال محصور کر دیے گئے، مشرکین مکہ نے بنو ہاشم کا سوشل بائیکاٹ کیا تھا۔ یہ جگہ اس نام سے معروف نہیں ہے، شعب علی اور شعب عامر کے درمیان واقع تھی۔

بیت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آپ حضور سید عالم ﷺ کی چچازاد بہن ہیں۔ حضور ﷺ آپ کے یہاں کثرت سے تشریف لایا کرتے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر بھی آپ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر تشریف لائے، غسل فرمایا اور نوافل ادا کیے۔ سفر معراج کا آغاز بھی اسی مکان سے ہوا۔ ۱۹۶۰ء میں یہ جگہ جدید حرم میں داخل کر دی گئی۔ (بلد الامین، ص ۲۰۴ تا ۲۰۵)

فائدہ

بعض بزرگوں کو صدری (قلبی) طور پر اس جگہ کا علم ہے۔ کوئی خاص علامت موجود نہیں ہے۔ (ایضاً)

حرم انور کے دروازوں کے نام

جانب مشرق

باب دارارقم، باب بنی ہاشم، باب علی، باب عباس، باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب السلام، باب بنی شیبہ، باب الحجون، باب منیٰ، باب المصطفیٰ، باب المدعیٰ، باب عرفہ، باب مروہ، باب المحصب، باب المراد۔

جانب مغرب

باب بلال، باب شبیکہ، باب ابراہیم، باب ابوبکر صدیق، باب الحج، باب الوداع، باب ام ہانی، باب عبدالعزیز، باب فہد (جدید دروازہ بس اسٹینڈ کے مقابل)

جانب جنوب

باب جبار، باب بلال، باب حسنین، باب اسماعیل، باب ابی قبیس، باب الصفا۔

جانب شمال

باب الفتح، باب عمر فاروق، باب الندوہ، باب الشامیہ، باب القریش، باب المدینہ المنورہ، باب الحدیبیہ، باب عمرہ۔

نوٹ: چند دروازے ایسے بھی ہیں جو بند ہیں اور نام درج نہیں تین عدد الیکٹرک سیڑھیاں ہیں جو بالائی منزلوں تک پہنچاتی ہیں۔

شہدائے حنین

یہ شہدائے کرام یہاں جعرانہ میں چہار دیواری کے احاطہ میں آرام فرما رہے ہیں ان کی بارگاہ میں یوں سلام عرض کیجیے:

السلام علیکم یا شهداء الحنین... السلام علیکم یا شهداء ویاسعداء... السلام علیکم یا صحابة رسول الله رضی الله تعالیٰ عنکم اجمعین... السلام علیک سیدی ایمن بن ام ایمن رضی الله عنک... السلام علیک سیدی یزید بن زمعہ بن الاسود رضی الله عنک... السلام علیک سیدی سراقة بن الحرث عجلانی رضی الله عنک... السلام علیک سیدی ابا عامر اشعری رضی الله عنک.

غزوۂ حنین میں صحابۂ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں سے صرف چار شہید ہیں۔

(۱) حضرت ایمن بن ام ایمن (۲) حضرت یزید بن زمعہ بن الاسود (۳) حضرت سراقہ بن الحرث عجلانی (۴) حضرت ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہم اجمعین۔

یہاں ان شہدائے کرام کے وسیلہ سے اپنی حاضری کی قبولیت، حج کی قبولیت، دین پر استقامت تادم زیست، جذبۂ شوق جہاد و شہادت اور حج و عمرہ کے لیے بار بار اور ہر سال حاضری کی دعا ضرور کریں۔

بیر جعرانہ یعنی کنویں کا بیان

شہدائے حنین رضی اللہ عنہم کی تدفین سے فارغ ہو کر رسول اکرم محبوب معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پانی تلاش کرو تا کہ یہاں سے عمرہ کی تیاری کے لیے احرام باندھا

جاسکے"۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ قریب میں ایک ہی کنواں ہے، لیکن پانی نشیب میں ہے اور کافی کوشش کے بعد جب میں پانی نکالنے میں کامیاب ہوگیا تو بہت مایوسی ہوئی کہ پانی نہایت تلخ اور کڑوا ہے۔ یہ سن کر معلم کتاب وحکمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے کنویں پر لے چلو" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنویں میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا، آناً فاناً کنویں کی نشیب میں موجود پانی جوش مارتا ہوا اوپر آ گیا اور تلخی ہمیشہ کے لیے ختم ہوگئی، پانی شیریں ہوگیا۔ ازاں بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا اور پھر چند اصحاب کو لے کر عمرہ ادا کرنے مکۃ المکرمہ تشریف لے گئے اور چند اصحاب کو یہاں مشرک قیدیوں کی نگرانی کے لیے ہدایت فرمائی۔

مکہ شریف کی مساجد

مسجد عائشہ

مسجد حرام سے شمال کی جانب چھ یا سات کلومیٹر وادی تنعیم میں واقع ہے، یہاں سے معتمرین عمرہ کا احرام باندھتے ہیں۔

مسجد جن

یہ مسجد جنت المعلیٰ کے قریب واقع ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز فجر میں قرآن پاک کی تلاوت سن کر یہاں جنات مسلمان ہوئے تھے۔ ایک جن صحابی نے اپنے بھائی جن (جو کہ گستاخ رسول تھا) کو قتل کر کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی جگہ اطلاع کی تھی۔

مسجد غم یا الاجابہ

وادی محصب کے پاس محلہ معابدہ میں واقع ہے، نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے اپنے حج میں منیٰ سے مکہ واپس آتے ہوئے اس جگہ کچھ دیر آرام کیا تھا۔ اس مسجد کے قریب گورنر مکہ اور وزارت داخلہ کا دفتر واقع ہے۔

مسجد ذی طوی

تنعیم کے راستے میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں اس جگہ اترے تھے۔

مسجد عقبہ

منیٰ کے قریب بائیں جانب راہ گذر سے ہٹ کر واقع ہے، ہجرت مدینہ سے قبل انصارِ مدینہ نے دو دفعہ یہاں آ کر آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا اور نصرت وحمایت کی بیعت کی، جسے بیعت عقبیٰ اولیٰ اور بیعت عقبیٰ ثانیہ کہتے ہیں۔

مسجد دار النحر

منیٰ میں جمرہ اولی اور وسطی کے درمیان واقع تھی، منہدم کردی گئی ہے۔

مسجد الکبش

اس جگہ قربانی کے لیے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لٹایا گیا تھا، اور ان کی جگہ جنت سے بھیجا گیا دنبہ قربان کیا گیا تھا، یہ بھی منیٰ میں واقع تھی، منہدم کردی گئی ہے۔ یہ منیٰ میں

جبل عبیر کے دامن میں واقع تھی۔

مسجد جعرانہ

طائف کے راستے میں مکہ سے ۲۸ رکلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین سے واپسی پر شہدا کی تدفین کی اور عمرہ کے لیے احرام باندھا، یہاں سے جو عمرہ کیا جاتا ہے وہ بڑا عمرہ کہلاتا ہے۔ یہاں ایک کنویں کے تلخ پانی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لعاب دہن مبارک ڈال کر شیریں کر دیا تھا۔ مسجد موجود ہے لیکن کنویں کے گرد چہار دیواری کا حصار ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا جن حضرات یا خواتین نے مطالعہ کیا ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مدت رضاعت اور کچھ اس سے زائد عرصہ قبیلہ بنو سعد کی حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گزارا ہے۔ قبیلہ بنو سعد طائف کے راستہ یا نوح میں 'جعرانہ' سے آگے آباد تھا۔ پُر فضا مقام اور باغات والا علاقہ تھا۔ جعرانہ سے جنوب مشرق سمت میں بیس کلومیٹر آگے ''شمحہ'' کی پہاڑی بستی میں قبیلہ بنو سعد کی رہائش تھی۔ جعرانہ سے مشرق کی جانب کسی جگہ ''وادیٔ حنین'' واقع تھی۔ اب اس جگہ کا تعین ممکن نہیں لیکن غزوۂ حنین میں جس طرح پہاڑوں میں دشمن کے چھپے ہونے کا بیان ہے، اس کے جغرافیہ سے جغرافیہ و تاریخ دانوں نے تقریباً یہی قیاس کیا ہے کہ ''وادیٔ حنین' جعرانہ سے شمال مشرقی جانب تھی۔ ''ذی المجاز'' اور ''وادی اوطاس'' کے قریب اور غالباً مکۃ المکرمہ سے تیس ۳۰ میل کے فاصلے پر واقع تھی۔ بعض نے کہا کہ ''حنین'' ایک چشمہ اور وادی کا نام ہے جو طائف کے قریب واقع تھی۔ اسی وادیٔ حنین میں غزوۂ حنین کا

معرکہ پیش آیا تھا۔

مسجد الرأیہ

یہ مسجد جن کے قریب ہے۔ یہ وہ تاریخی مقام ہے جہاں فتح مکہ کے موقع پر ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جھنڈا شریف نصب فرمایا تھا۔

مسجد الہلال

یہ مسجد مقدس جبل ابی قبیس کے اوپر واقع ہے۔ بعض روایتوں کے مطابق شق القمر کا معجزہ یہیں پر ہوا تھا۔ واقعہ یوں ہے سرور عالم ﷺ منیٰ میں جس جگہ آج مسجد خیف ہے اس میں تشریف فرما تھے اہل مکہ نے معجزہ طلب کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آسمان کی طرف دیکھا اور شہادت کی انگلی مبارک چاند کی طرف اٹھائی اور اسی لمحہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ مکہ کے لوگوں نے دیکھا کہ چاند کا ایک ٹکڑا جبل ابی قبیس کی گھاٹیوں میں اترتا چلا گیا۔ آج کل لوگ اس مقام پر حاضر ہو کر دعاؤں اور نوافل میں مشغول ہوتے ہیں۔ (بلد الامین، ص ۱۳۶)

فائدہ

جبلِ ابی قبیس کا نام انبیائے کرام کی کُتب میں فاران ہے اور مسجدِ ہلال اسی پہاڑ پر واقع ہے حرمِ کعبہ میں بیٹھ کر صفا پہاڑی کے اوپر سے پہاڑ کو دیکھیں تو یہ مسجد نظر آجاتی ہے اور بعض اوقات یہاں کی آذان حرم شریف میں بھی سنائی دیتی ہے۔ (زیارات مکہ، ص ۱۷۹)

مقبرہ الشبیکہ

یہ ایک پرانا قبرستان ہے، جو محلہ شبیکہ میں ''مدرسہ صولتیہ'' کے متصل واقع ہے، اس

قبرستان میں عموماً وہ اہل خیر اور غربا مدفون ہیں جن کی کوئی خاص جگہ مقرر نہ تھی۔

بیر طوٰی (طوٰی کنواں)

یہ مکہ مکرمہ کی ایک وادی تھی آج کل صرف اس کا نام رہ گیا ہے وہ بھی صرف ایک کنویں کی نسبت سے جو جرول محلہ میں ''بیر طوٰی'' کے نام سے معروف ہے، ورنہ اس وادی کا سارا علاقہ آبادی میں شامل ہوگیا ہے۔ اس وادی کی تاریخی اہمیت یہ ہے کہ سرور دو جہاں ﷺ نے اس میں رات گزاری، صبح اٹھ کر اس کنویں کے پانی سے غسل کیا اور نماز ادا فرمائی، پھر مکہ میں داخل ہوئے، جیسا کہ بخاری شریف کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وادی طوٰی میں رات گزاری اور صبح کو مکہ مکرمہ تشریف لے گئے (صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۵۷۴) اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ وہ ذی طوٰی میں رات گزارتے پھر صبح کرکے مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے، اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم حدیث ۱۲۵۹) (زیارات مکۃ المکرمہ، ص ۲۱۲)

فائدہ

اس کنویں کے قریب جہاں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی تھی وہاں ایک مسجد تعمیر کردی گئی تھی، یہ مسجد ماضی قریب تک باقی رہی بالآخر منہدم کردی گئی البتہ ذی طوٰی نامی یہ کنواں ابھی باقی ہے جو محلہ جرول میں ''مستشفی ولادہ'' ولادت ہسپتال'' کے سامنے جفری کی نو تعمیر بلڈنگ کے پیچھے واقع ہے۔ (ایضاً)

حدیبیہ

مکہ معظمہ سے ایک منزل یعنی نو میل (تقریباً ۲۴ رکلومیٹر) دور جانب مدینہ منورہ

ایک میدان اور وہاں کے ایک درخت کا نام حدیبیہ تھا۔ یہاں ایک کنواں بھی حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے۔ ۶ رھ میں اس جگہ رسول پاک نے کفار مکہ سے ایک معاہدہ صلح کیا جو صلح حدیبیہ کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس صلح کو فتح مبین قرار دیا۔ یہاں پر ۱۴۰۰ رصحابہ نے بیعت کی جسے بیعت رضوان کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں ان بیعت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خوشخبری سنائی گئی ہے۔

مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات

گنبد خضرا

گنبد خضرا حضرت سلطان محمود نے سن ۱۲۵۵ھ میں جست کی دھات کا بنوا کر سبز رنگ کروایا تھا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہ فرماتے ہیں:

محبوب رب عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سلطان مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے میرا منبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا منبر حوض کوثر پر ہے۔ منبر شریف کا وہ گولہ جسے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھاما کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم (برکت کے لیے) اس پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے۔ اصل منبر شریف لکڑی کا تھا۔ یہاں نوافل ادا کرنے چاہئیں۔

چبوترہ اصحاب صفہ

مسجد نبوی میں باب جبرائیل سے داخل ہوں تو مقام تہجد کے پیچھے کی جانب یہ چبوترہ موجود ہے۔ اس کے اطراف میں تقریباً دو فٹ اونچی پیتل کی جالی کا خوب صورت حصار بنا ہوا ہے۔ یہاں زائرین کرام تلاوت قرآن مجید بھی کرتے ہیں اور نماز بھی ادا کرتے ہیں۔

یہی وہ مقام ہے جہاں صحابہ کرام کا ایک گروہ اسلامی تعلیم کے حصول اور تطہیر قلوب کی خاطر صبح و شام قیام پذیر رہتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کہیں سے صدقہ پہنچتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب صفہ کے یہاں بھجوا دیتے اور اگر کہیں سے ہدیہ پہنچتا تو خود بھی تناول فرماتے اور اصحاب صفہ علیہم الرضوان کو بھی شریک فرما لیتے۔

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا
تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں میں جچے دیکھ کے تلوا تیرا

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ریاض الجنۃ

مسجد نبوی کا وہ حصہ ہے جو سفید سنگ مرمر کے ستونوں سے گھرا ہوا ہے۔ اور جس سے متعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''میرے گھر اور منبر کے درمیان یہ جنت کا ٹکڑا ہے۔''

اللہ کریم جب کسی کو ایک بار جنت میں داخل فرما دے تو پھر نکالتا نہیں، یہ تصور کر کے ریاض الجنۃ میں داخل ہوں، نماز اور نوافل ادا کریں اور دعا فرمائیں۔

محراب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

یہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امامت فرمایا کرتے تھے موقع ملے تو اس کے قریب ضرور نفل ادا کریں۔

حجرۂ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

باب جبرائیل اور صفہ کے مقابل واقع ہے۔

مسجد نبوی کے قدیم بابرکت ستون

۱۔ ستون حنانہ

یہ کھجور کا تنا تھا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ اب یہ ستون محراب نبوی سے ملحق ہے۔ کھجور کا یہ تنا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں رویا بھی تھا۔

۲۔ ستون حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس ستون کی نشان دہی کی اور فرمایا کہ اگر لوگوں کو اس مقام کی خیر و برکت کا علم ہو جائے تو وہ یہاں نماز اور نوافل ادا کرنے کے لیے قرعہ اندازی کریں۔

۳۔ ستون توبہ

حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو اس سے باندھا تھا جب آپ کی توبہ قبول ہوئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھولا تھا۔

۴۔ ستون وفود

یہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مختلف وفود سے ملاقات فرماتے تھے۔

۵۔ ستون سریر

اس جگہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کے لیے قیام فرمایا تھا۔

۶۔ ستون جرس

صحابہ کبار علیہم الرضوان یہاں پہرہ دیا کرتے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی جائے نماز اکثر یہی ہوا کرتی تھی۔ ان ستونوں کے قریب نوافل ادا کیجیے۔

۷۔ ستون جبرئیل علیہ السلام

یہ مقدس ستون جالی مبارک کے اندر آ گیا ہے زیارت مشکل ہے یہ ستون حضور سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ سے متصل ہے۔ حضور اسی مقام پر کھڑے ہو کر اپنی لخت جگر سیّدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گفتگو فرمایا کرتے تھے کیوں کہ جبریل علیہ السلام بھی اسی جگہ آیا کرتے تھے اسی باعث یہ ستون جبریل کے نام سے مشہور ہوا۔

۸۔ اسطوانہ تہجد

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہاں تہجد ادا فرماتے یہ ستون حجرہ فاطمہ میں ہے باہر قرآن شریف کی الماریاں رکھی ہیں۔ (وفاء الوفاء ص ۴۵۳)

قبا شریف کی زیارت

زائرین مدینہ منورہ جب مدینہ پاک پہنچتے ہیں تو سب سے پہلے ان کو مسجد قبا شریف کا دیدار میسر آتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا شریف کا پیدل سفر اختیار فرماتے اعلیٰ

حضرت امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں:

گزرے جس راہ سے وہ سید والا ہو کر

ہو گئی ساری زمیں عنبر سارا ہو کر

قبا شریف کی زیارت کرے اور مسجد شریف میں دو رکعت نماز پڑھے۔ ترمذی میں مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"مسجد قبا میں نماز، عمرہ کی مانند ہے۔ (جامع الترمذي، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء في الصلاۃ في مسجد قباء، الحديث: ۳۲۴، ج ۱، ص ۳۴۸)

اور احادیث صحیحہ سے ثابت کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ہفتہ کو قبا تشریف لے جاتے کبھی سوار، کبھی پیدل۔ اس مقام کی بزرگی میں اور بھی احادیث ہیں۔

احد کی زیارت

جبل احد مدینہ منورہ کے شمال میں ایک پہاڑ ہے۔ یہ 1،077 میٹر (3،533 فٹ) بلند ہے۔ اس مقام پر مشرکین مکہ اور مسلمانوں کے درمیان دوسرا غزوہ پیش آیا۔

امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ جبل احد پر چڑھے، آپ ﷺ کے ہمراہ ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے، وہ پہاڑ ہلنے لگا، آپ ﷺ نے پہاڑ پر اپنا پاؤں مار کر فرمایا: اے احد ٹھہر جا اے احد تجھ پر ایک نبی ہے اور ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں، یعنی نبی تو حضور ﷺ، صدیق حضرت ابوبکر اور دو شہید یعنی عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم؛ چنانچہ جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا احد وہ پہاڑ ہے جس کے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "نُحِبُّہٗ □ وَيُحِبُّنَا" (ہمیں) اُس سے محبت ہے اور اس کو ہم سے محبت ہے۔) غزوہ احد کے سب شہدائے کرام وہیں مدفون ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ والہ وسلم خاص اہتمام سے اس گنج شہیداں پر تشریف لے جاتے اور وہاں ان کو سلام و دعا سے نوازتے تھے۔ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

شہدائے اُحد شریف کی زیارت کرے۔ حدیث میں ہے، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے شروع میں قبورِ شہدائے اُحد پر آتے اور یہ فرماتے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۔ (المسلک المتقسط في المنسک المتوسط"، (باب زیارۃ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم)، ص ۵۲۵)

اور کوہ اُحد کی بھی زیارت کرے کہ صحیح حدیث میں فرمایا: کوہ اُحد ہمیں محبوب رکھتا ہے اور ہم اُسے محبوب رکھتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ: جب تم حاضر ہو تو اُس کے درخت سے کچھ کھاؤ اگرچہ ببول ہو۔

بہتر یہ ہے کہ پنجشنبہ کے دن صبح کے وقت جائے اور سب سے پہلے حضرت سید الشہدا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں جو شخص ان شہدائے اُحد سے گزرے اور اُن کو سلام کرے یہ قیامت تک اس پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ شہدائے اُحد اور بالخصوص مزار سیّد الشہدا سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے بارہا جواب سلام کی آواز سنی گئی ہے۔

عبداللہ بن جحش و مُصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر بھی سلام عرض کرے کہ ایک روایت میں ہے یہ دونوں حضرات یہیں مدفون ہیں۔

بدر شریف

مدینہ پاک سے تقریباً ایک سو پچاس کلومیٹر پر واقع ہے۔ بدر شریف پہنچنے سے قبل دائیں جانب پہاڑ کے دامن میں واقع سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مزار شریف ہے۔

اسی جگہ تھوڑی ہی دور ''ابا سعید'' گاؤں میں سیّدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کا مزار ہے جب کہ باقی شہدائے بدر علیہم الرضوان کے مزارات میدان میں واقع ہیں۔

مزار سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مکہ شریف سے مدینہ منورہ آتے ہوئے بدر سے پہلے ایک پہاری ٹیلہ کی جگہ کو ابواء شریف کہتے ہیں جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر شریف ہے۔

مدینہ طیبہ کے چند کنوئیں

مدینہ طیبہ کے وہ کنوئیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلم کی طرف منسوب ہیں یعنی کسی سے وضو فرمایا کسی کا پانی نوش فرمایا کسی میں اپنا لعاب دہن ڈالا اگر کوئی جاننے والا اور بتانے والا ملے تو ان مبارک کنوؤں کی بھی زیارت کرو خاص کر مندرجہ ذیل کنوؤں کا خیال رکھو۔

بیر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ کنواں وادیٔ عقیق کے کنارے پر مدینہ منورہ سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ایک باغ میں ہے اس کنوئیں کو ''بیر رومہ'' بھی کہتے ہیں یہ وہی کنواں ہے جس کا مالک ایک یہودی تھا اور مسلمانوں کو پانی کی تکلیف تھی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس ہزار درہم پر اس کنوئیں کو یہودی سے خرید کر مسلمانوں پر وقف کر دیا۔

بیر اریس

یہ کنواں مسجد قبا سے متصل پچھم کی جانب ہے اس کو ''بیئر خاتم'' بھی کہا جاتا ہے اس لئے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے مہر نبوت کی انگوٹھی اس کنوئیں میں گر گئی

اور بڑی تلاش و جستجو کے باوجود نہیں ملی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلم نے اس کنوئیں کا پانی پیا اور اس سے وضو فرمایا اور اس میں اپنا لعاب دہن بھی ڈالا تھا۔

بیر غرس

یہ کنواں مسجد قبا سے تقریباً چار فرلانگ پورب اتر کونے پر واقع ہے اس کے پانی سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلم نے وضو فرمایا اور اس کا پانی پیا بھی ہے اور اس میں اپنا لعاب دہن اور شہد بھی ڈالا ہے۔

بیر بُضّہ

یہ کنواں قبا کے راستہ میں جنت البقیع کے متصل ہے اس کنوئیں پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلم نے اپنا سر مبارک دھویا اور غسل فرمایا اس جگہ دو کنوئیں ہیں صحیح یہ ہے کہ بڑا کنواں بیر بُضّہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں سے برکت حاصل کرے۔

بیر بضاعہ

یہ کنواں شامی دروازہ سے باہر جمل اللیل باغ کے پاس ہے اس میں بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلم نے اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی ہے۔

بیر حاء

یہ کنواں باب مجیدی کے سامنے شمالی فصیل سے باہر ہے یہ کنواں حضرت ابوطلحہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ میں تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلم اکثر اس جگہ جلوہ افروز ہوتے تھے اور اس کا پانی نوش فرماتے تھے جب آیت مبارکہ **لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ** (پ4، آل عمران:92) نازل ہوئی تو چونکہ یہ کنواں حضرت ابوطلحہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت زیادہ محبوب تھا اس لئے انہوں نے اس کو خدا کی راہ میں صدقہ کر دیا۔

بیر عہن یا بیر الیسیرہ

یہ کنواں مسجد شمس کے قریب ہے اس کنوئیں کے پانی سے بھی حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے وضو فرمایا ہے اس کا پانی قدرے کھاری ہے اس کو "بیر الیسیرہ" بھی کہا جاتا ہے۔

مدینہ منورہ کی چند تاریخی مسجدیں

مدینہ منورہ کی چند مشہور مسجدوں کی بھی زیارت کرے اور ہر مسجد میں کم سے کم دو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ کر دعائیں مانگے خصوصیت کے ساتھ ان مسجدوں کی۔

مسجد جمعہ

یہ مسجد قبا کے نئے راستے سے جانب مشرق ہے پہلا جمعہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلم نے اسی جگہ ادا فرمایا تھا۔

مسجد غمامہ

اس جگہ حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام عیدین کی نماز پڑھتے تھے اسی لئے اس کو مسجد مصلٰی بھی کہتے ہیں۔

مسجد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ مسجد بالکل مسجد غمامہ کے قریب شمالی جانب ہے۔

مسجد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ مسجد بھی غمامہ کے پاس ہی ہے۔

مسجد بغلہ

یہ مسجد جنۃ البقیع کے مشرق میں ہے مسجد کے قریب ایک پتھر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلم کے خچر کے کھر کا نشان ہے اس لئے اس کو مسجد بغلہ کہتے ہیں بغلہ کے معنی خچر ہے۔

مسجد اجابہ

یہ مسجد جنۃ البقیع کے شمالی جانب ہے ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلم نے اس قبیلہ والوں کے لئے اس جگہ دعائیں مانگیں جو مقبول ہوئیں۔

مسجد اُبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ مسجد جنت البقیع کے بالکل قریب ہی ہے اسی جگہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان تھا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلم کبھی کبھی یہاں رونق افروز ہوتے اور نماز پڑھتے تھے۔

مسجد سقیا

باب عنبریہ کے قریب ریلوے اسٹیشن کے اندر ایک قبہ ہے جس کو قبۃ الرؤس کہتے ہیں اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام "بیر السقیا" ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلم نے جنگ بدر میں جاتے ہوئے یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔

مسجد احزاب

یہ مسجد سلع پہاڑی کے مغربی کنارے پر ہے جنگ خندق کے موقع پر اسی جگہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلم کی دعا مقبول ہوئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اسی لئے بعض لوگ اسے مسجد الفتح بھی کہتے ہیں اس کے قریب میں چار دوسری مسجدیں بھی ہیں:

ایک کا نام مسجد ابوبکر، دوسری کا نام مسجد عمر، تیسری کا نام مسجد عثمان اور چوتھی کا نام مسجد سلمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہے ان پانچوں مسجدوں کو مساجد خمسہ کہا جاتا ہے یہ چاروں مقامات درحقیقت جنگ کے مورچے تھے اور یہ چاروں صحابہ کرام ایک ایک مورچہ پر متعین تھے ان حضرات نے ان مورچوں میں نمازیں بھی پڑھیں اس لئے یہ مورچے مسجد بن گئے۔

مسجد بنی حرام

سلع پہاڑی کی گھاٹی میں مسجد احزاب کو جاتے ہوئے داہنی ط[illegible]

اس کی تاریخ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی ہے اس کے قریب ایک غار ہے جس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلم پر ایک مرتبہ وحی اتری تھی اور جنگ خندق کے موقع پر رات کو اس غار میں آرام فرمایا تھا اس کی بھی زیارت کرنی چاہیے۔

مسجد ذباب

یہ مسجد ذباب کی پہاڑی پر ہے جو جبل احد کے راستہ کے بائیں جانب ہے جنگ خندق کے موقع پر اس جگہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا خیمہ گاڑا گیا تھا۔

مسجد قبلتین

یہ مسجد وادی عقیق کے قریب ایک ٹیلا پر ہے اسی جگہ بیت المقدس کے بجائے کعبہ

شریف قبلہ مقرر ہوا اسی لئے اس کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔

مسجد فضیح

عوالی کے مشرقی حصہ میں یہ مسجد ہے اس جگہ بنونضیر کے یہودیوں کا محاصرہ کرنے کی حالت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلم نے نماز پڑھی تھی اس کا دوسرا نام "مسجد شمس" بھی ہے اس مسجد کو نجدی حکومت نے شہید کر ڈالا ہے۔

مسجد بنو قریظہ

محاصرہ بنی نضیر کے وقت یہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلم نے قیام فرمایا تھا یہ مسجد فضیح سے جانب مشرق تھوڑے فاصلہ پر ہے۔

مسجد ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ مسجد بنی قریظہ سے جانب شمال واقع ہے اس جگہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تھے اور اس جگہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلم نے نماز بھی پڑھی ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی کنویں ہیں جن کا پانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمایا، مثلاً:

۱۔ بیر آنا۔ ۲۔ بیر اعواف۔ ۳۔ بیر انس۔ ۴۔ بیر الحضارم۔ ۵۔ بیر ذروان (جس میں لبید یہودی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کر کے بال کنگھے میں باندھ کر دفن کیے تھے)۔ ۶۔ بیر ابی ایوب۔ ۷۔ بیر القویم۔ ۸۔ بیر الصفیہ۔ ۹۔ بیر بویطہ۔ ۱۰۔ بیر فاطمہ۔

باغ اور بیر سلمان فارسی

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا باغ جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

کھجوروں کے کئی پودے لگائے تھے یہاں ایک کنواں ہے جو باغ کو سیراب کرتا ہے۔

دربار اقدس سے واپسی

مر کے جیتے ہیں جو ان کے در پہ جاتے ہیں حسن
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو مسجد نبوی شریف میں جا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے مصلی پر یا اس کے قریب جہاں جگہ ملے دو رکعت نفل پڑھیں اس کے بعد سنہری جالی کے سامنے مواجہہ اقدس میں حاضر ہو کر گریہ وزاری میں ڈوب کر درد وغم کے ساتھ صلوٰۃ وسلام عرض کریں پھر دونوں جہاں کی بھلائی حج وزیارت کی مقبولیت اور حصول شفاعت کی سعادت اور خاتمہ بالخیر کے لئے خوب گڑگڑا کر اور روتے ہوئے دعائیں مانگیں اور خاص کر یہ بھی دعا کریں کہ حاضری کا آخری موقع نہ ہو بلکہ خداوند قدوس اس مقدس دربار کی حاضری بار بار نصیب فرمائے اپنے ساتھ اپنے والدین اور رشتہ داروں عزیزوں اور دوستوں اور بزرگوں اور بچوں کے لئے بھی دعا مانگیں اس کے بعد روضہ منور کی طرف دیکھتے ہوئے اور جدائی کے رنج وغم میں آنسو بہاتے ہوئے مسجد نبوی شریف سے پہلے بایاں پاؤں نکالیں اور جہاں تک گنبد خضرا نظر آئے بار بار حسرت بھری نگاہوں سے اس کا دیدار کرتے رہیں اور کچھ اس طرح کی کیفیت دل میں لے کر روانہ ہو جائیں کہ۔

خراب حال کیا دل کو پر ملال کیا
تمہارے کوچہ سے رخصت کیا نہال کیا